ولا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مؤمنین — القرآن الحکیم

الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

نمبر ۱۵ | کلکتہ: چہار شنبہ ۱۶ ذیقعدہ ۱۳۳۲ ہجری | جلد ۵

Calcutta : Wednesday October 7. 1914.

مقصد وحید

الامر بالمعروف والنہی عن المنکر

وجاھدوا فی اللہ حق جھادہ، ھو
اجتبیکم وما جعل علیکم فی الدین
من حرج، ملۃ ابیکم ابرھیم، ھو
سمکم المسلمین من قبل وفی ھذا
لیکون الرسول شھیدا علیکم، و
تکونوا شھداء علی الناس، فاقیموا
الصلوۃ واتوا الزکوۃ، واعتصموا
باللہ، ھو مولکم، فنعم المولی و
نعم النصیر! (۲۲ : ۷۸)

جرمن توپخانہ کا ایک منظر جو میدان جنگ میں نصب ہے

[illegible] جسمیں جرمن اور انگریزی سوار ایک دستے پر حملہ کرنے کے [illegible]
[illegible] کہیں گھوڑے بڑی سرعت کے ساتھ جارہے ہیں

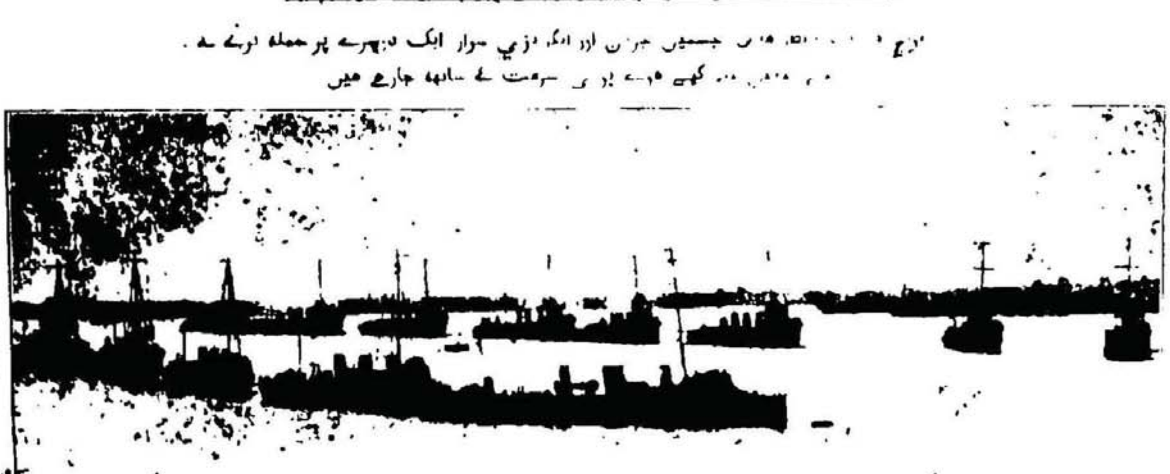

[illegible] کا ایک منظر

بلجیم کے دار السلطنت برسلز میں بلجین جنڈرمے کا ایک منظر جس میں وہ ترتیب کے ساتھ ایک راستے سے گزر رہے ہیں

ایک ٹھیٹ روسی وضع کی ٹرین

کا ستون جس پر راستہ کا نام لکھا ہوا ہے ایک بلجین سپاہی اس نوشتہ
نام کو مٹا رہا ہے تاکہ جرمن فوجوں کو صحیح راستہ نہ معلوم ہوسکے

روسی فوج کی ایک چوکی کا منظر معلوم ہوتا ہے جس میں وہ گاڑیاں بھی نظر
آرہی ہیں جن پر روسی سفر کی باربرداری کا دارومدار ہے

شمال فرانس میں قتال و جدل کا ایک منظر جس میں
فرانسیسی اور جرمن سوار سرگرم ہیں

مدراس تیل کے تالابوں کا ایک منظر عمومی جنکو ایمڈن کے گولوں نے مشتعل کر دیا ہے

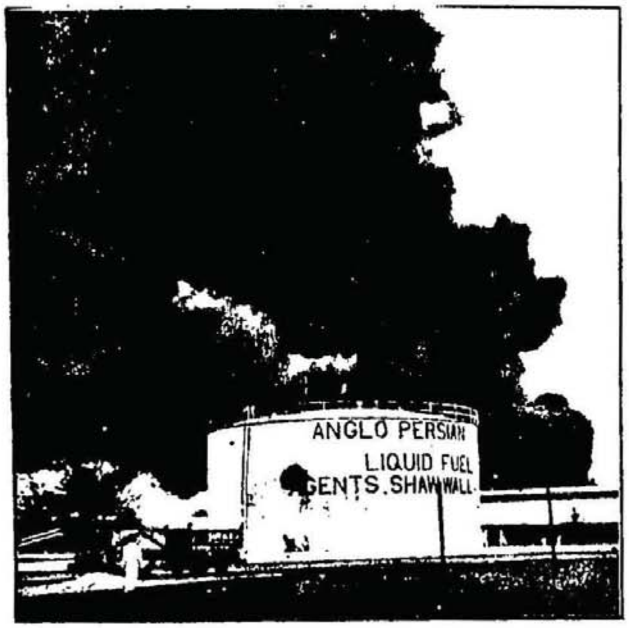

برہما آئل کمپنی کا ایک تالاب جس پر دو گولے آکے گرے ہیں اور اس سے قبل اسکے بائیں جانب ایک تالاب سے سر بفلک شعلے بلند ہو رہے ہیں

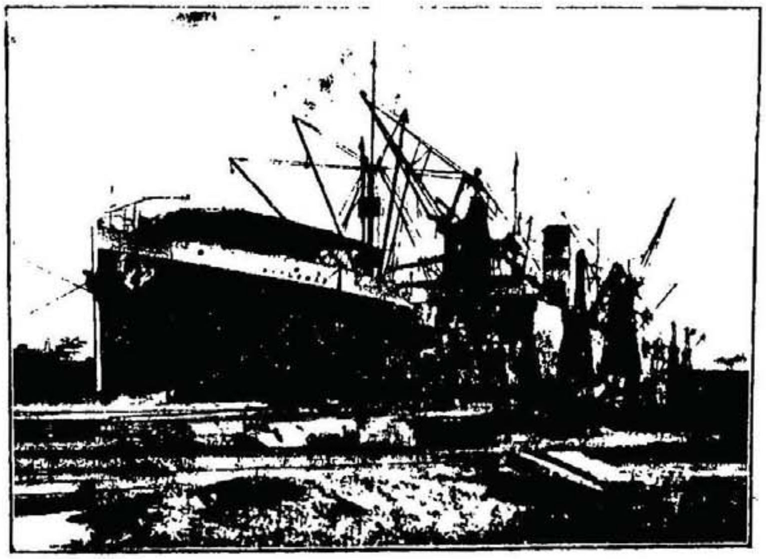

ایس ایس ڈپلومیٹ نامی جہاز جسے ۱۳ ستمبر کو ایمڈن نے خلیج بنگال میں غرق کر دیا ہے

ساحل دریا کا ایک منظر آتشیں جسمیں مدراس تیل کے ایک جلتے ہوئے تالاب کے شعلے نظر آ رہے ہیں

مدراس تیل کا آخری تالاب جس سے قیامت خیز شعلے بلند ہو رہے ہیں

نامور میں بلجین افواج کے اجتماع کا ایک منظر عمومی

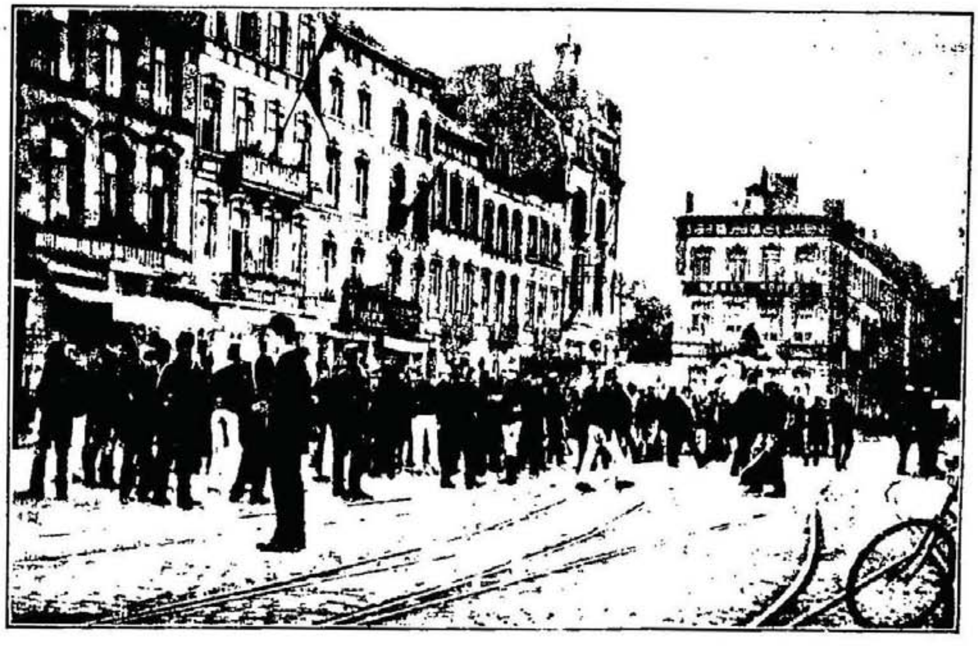

نامور میں بلجین افواج کے اجتماع کا ایک دوسرا منظر جسمیں فوج جمع ہو چکی ہے

روسی وسائل سفر و ارتحال کا منظر عمومی یعنی جرمن سرحد سے روسی
پولینڈ کے دارالسلطنت وارسا تک جانے والی لائن جس پر
جرمن فوجوں کے قابض ہونیکی کوشش کی تھی

روسی لشکر کی ایک عجیب و غریب فوج جس
کا کام یہ ہے کہ اثناء جنگ میں جب سامان
غذا کی قلت ہو تو شکار کرکے گوشت
وغیرہ بہم پہنچائے

مراکب بحریۂ مخفیہ ! آلات وسلاسل ناریہ و متصادمہ تحت البحر !

تحت البحر سب میرین کشتیاں بحری ایجادات میں سب سے آخری اور سب سے زیادہ خوفناک و بے خطا ایجاد ہے - حال میں ان کشتیوں نے بحری سرنگو اور تباہ کن گولوں نے متعدد ہولناک نقصان پہنچائے ہیں - برطانیہ کے تین جنگی جہازوں کو پانچ جرمن تحت البحر کشتیوں نے پچھلے ہفتے بالکل تباہ کردیا - یہ تصویر دو انگریزی تحت البحروں "کلاس" نامی کی ہیں، جو بحر شمال میں تباہ کن سلسلے پھیلا رہی ہیں -

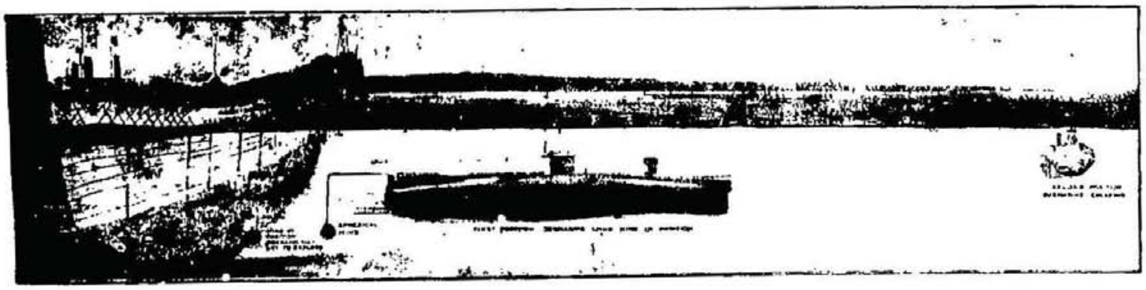

اس تصویر میں واضح کیا ہے کہ تحت البحر کیونکر ایسا ہولناک کام انجام دیتی ہے ؟ یہ ایک بندرگاہ ہے جہاں دشمن نے ساحلی دفاع کے انتظامات کیے ہیں - اچانک ایک تحت البحر کشتی پہنچی اور سطح سمندر کے نیچے چلی گئی - اوپر کا سیاہ حصہ سمندر کی سطح ہے اور کشتی سمندر کے نیچے بندرگاہ کی طرف جا رہی ہے - سامنے ایک گولہ لٹک رہا ہے جسے قریب تر ہوکر اسنے بندرگاہ کی جالی کے پاس رکھدیا اور پیچھے ہٹکر اپنے دہنے جانب چلی آئی اور چپ چاپ مقیم ہوگئی - اب یکایک وہ پھٹ کر تمام ساحلی دفاع کے استحکامات کو فنا کردیگا !

جزیرا ہلیگو لینڈ

آغاز جنگ سے جرمنی کے اس عجیب و غریب چھوٹے سے جزیرہ کا بارہا ذکر آچکا ہے جسے بہ حقیقت سمجھکر انگلستان نے اپنے موجودہ حریف کے حوالے کردیا تھا - پچھلے دنوں اسکے قریب ایک بحری معرکہ بھی ہوچکا ہے جسمیں انگریزی جہازوں کو کامیابی ہوئی - اس مرقع میں پورا جزیرہ مع اپنے استحکامات کے دکھلایا گیا ہے : ۱ ہوائی جہاز کا اسٹیشن ہے ۲ قلعہ ہے ۳ اور ۸ اور ۴ بحری سرنگوں کے مراکز ہیں - یہ وہ مقام ہے جہاں معرکہ ہوا تھا - ۶ ہوائی رسدگاہ اور توپ خانہ ہے - ۷ بحر شمال کی برطانی وسعت کی جانب ہے

حکایت موش و گربہ !

مسٹر چرچیل اولین خداوند بحریات برطانیہ
(فسٹ لارڈ آف ایڈمرلٹی)

جنھوں نے ۲۱ - سپٹمبر کو والنٹیروں کے ایک مجمع میں تقریر کرتے ہوئے کہا :
" اگر جرمن بیڑہ جنگ کیلیے نہ نکلا تو وہ اس طرح اپنی
پوشیدہ پوشیدہ جگھوں سے نکالا جائیگا جیسے چوہے
سوراخوں سے نکالے جاتے ہیں ! "

شیر برطانیہ کا سب سے بڑا بحری [illegible] "کوئین میری"
جو جرمن بیڑے کے چوہوں کو انکے پوشیدہ بلوں سے نکال کر
[illegible] دیگا "

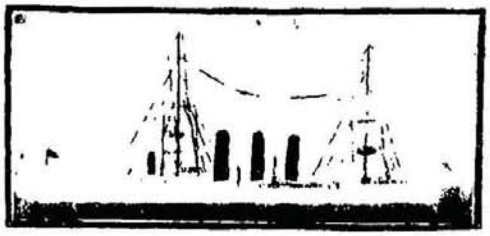

ایک شریر چوہا "ایمڈن" جو ہندوستان تک چلا آیا
مگر عنقریب اپنی شوخی کی سزا پائیگا !

لارڈ کچنر ناظر حربیۂ حالیۂ برطانیہ جنہوں نے کہا : " انگلستان [illegible] آخری مرتبہ یکجا کردینے کیلیے تیار ہوگیا ہے "

معرکۂ ھیسٹنگز: تاریخ [illegible] زمین انگلستان میں ہوا ہے!

معرکۂ ... کہ الفریڈ اعظم کے زمانہ میں، دمارک کے ڈانوں کے ساتھ وقوع میں آیا سنہ ۸۹۷ مسیحی)

مراکب ہوائیہ متحیرہ ! منتہاء ترقیات فضائیہ حالیہ ! !

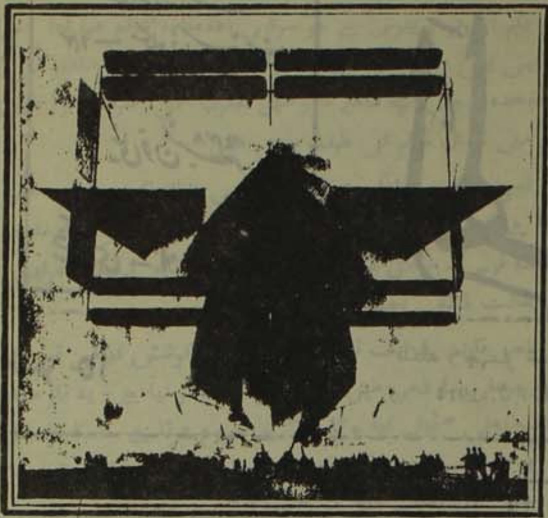

شپرہ نما ہوائی جہاز

یہ ایک تازہ ترین ایجاد ہے - چمگادڑ کی شکل کا ہوائی جہاز بنایا گیا ہے - ماہرین فن کا بیان ہے کہ ہوا کی ہر حالت پر اس سب سے زیادہ قدرت حاصل ہوگی !

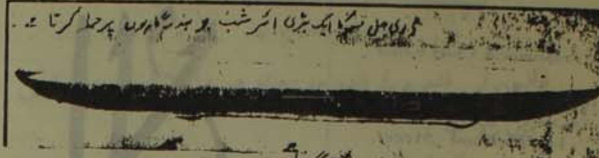

ہوائی مراکب کا ایک مجموعہ منظر

اس مرقع میں ہوائی جہازوں کی تمام اقسام اوپر تلے دکھلائی ہیں اور انکی قوت پرواز کی بلندی و پستی کو نمایاں کیا ہے - اسکی تفصیل کیلیے مضمون ہوائی بیڑہ صفحہ ۸ ملاحظہ ہو -

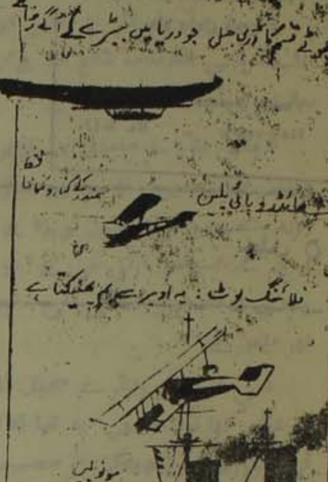

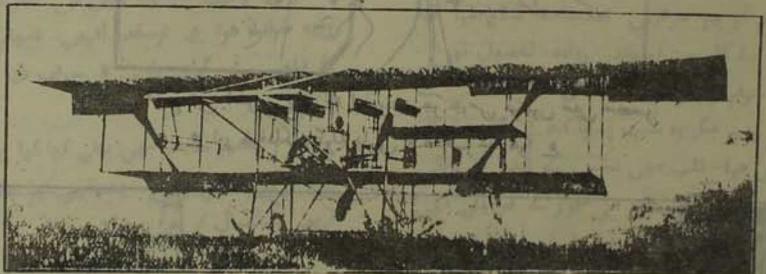

انگریزی مدمش ٹرز پلین (یعنی محض تفتیش کرنیوالا ہوائی جہاز)

انگریزی عسکری ائر پلین

یعنی فوج کے استعمال کا ہوائی جہاز جسمیں دراصل ہیں نہایت قابل اطمینان ہے

Tel. Address: "Alhilal," Calcutta
Telephone No. 648

AL-HILAL.

Proprietor & Chief Editor
Abul Kalam Azad.
14, McLeod Street,
CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 12
Half-yearly „ Rs. 6-12

الهلال

مدیر مسئول و رئیس تحریر
احمد المکنی بابی الکلام الدهلوی

مقام اشاعت
۱۴ — مکلوڈ اسٹریٹ
کلکته

ٹیلیفون نمبر ۶۴۸

سالانه — ۱۲ — روپیه
ششماہی — ۶ — ۱۲ — آنه

جلد ۵ | کلکته چهار شنبه ۱۶ - ذیقعده ۱۳۳۲ هجري | نمبر ۱۵
Calcutta : Wednesday, October, 7. 1914

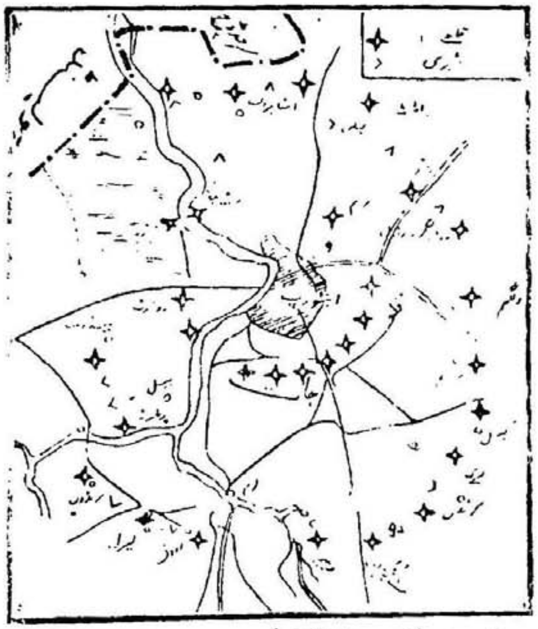

بلجیم فوج کی آخری پناہ گاہ اینٹورپ جو جرمن فوجوں میں محصور
ہے اور خوفناک گولہ باری کا ہدف بنا ہوا ہے

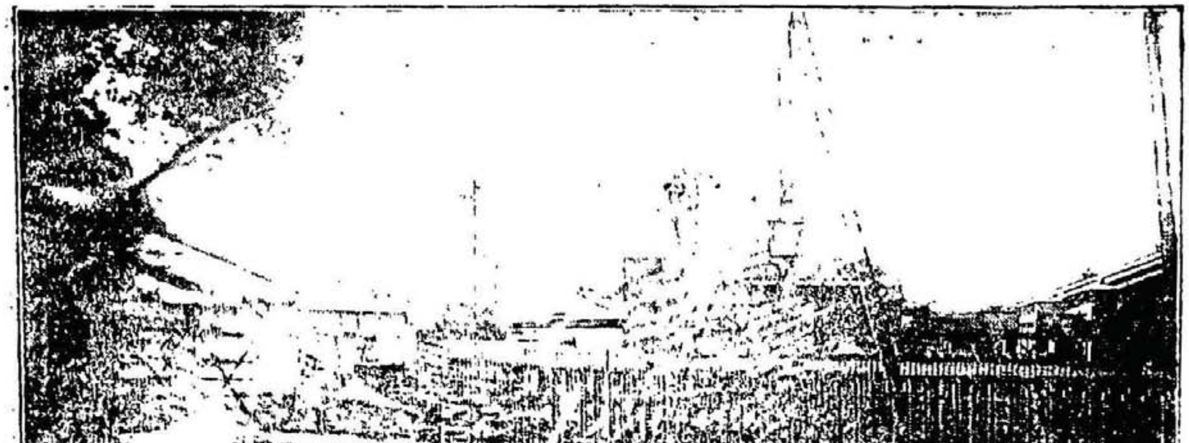

[illegible]

ہفتۂ جنگ

فرانس کی قلمرو کے اندر جو معرکہ ہو رہا تھا' اسکا فیصلہ ابھی تک نہیں ہوا ہے -

۲۹ کے ریوٹر کے تار سے معلوم ہوتا ہے کہ ۲۸ کو پیرس میں ایک سرکاری اطلاعنامہ شائع ہوا ہے' جسمیں اسوقت کی موجودہ حالت کا یہ نقشہ کھینچا گیا ہے -

" بائیں بازو کے متعلق جو خبریں موصول ہوئی ہیں وہ اپنے مفید و موافق ہیں - قلب میں ہماری فوج نے کامیابی کے ساتھہ مزید سخت جوابی حملوں کو روکا ہے - دریاے می یوز کی بلندیوں پر ہم نے کسیقدر ترقی کی ہے' ووو میں سخت کہرے کی وجہ سے پیشقدمی رک لی گئی - لورین اور واسجیس میں حالت غیر متغیر ہے "

اسی تاریخ کو ریوٹر نے "ایپل ٹاور" سے آیا ہوا جو فوج سرکاری تار شائع کیا تھا' اسمیں یہ تھا کہ " جرمن فوج نے اپنے پوزیشن کی کمزوری اور پیچیدگی کو محسوس کرکے جوابی حملے شروع کیے مگر ہر مقام پر انکو ناکامی ہوئی - جرمن ہزارہا زخمی اور مقتول چھوڑ کے بھاگے - اس تار میں پڑھنے کے قابل فقرہ یہ تھا کہ " بہت سے جرمن اگرچہ ہمارے ہاتھہ سے بچکے نکل سکتے ہیں' مگر وہ عمداً ہتیار ڈالدیتے ہیں' کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ لطف و مہربانی ہماری اسیری کی ان کا انتظار کر رہی ہے " -

۲۹ ستمبر کو جو تار آئے ہیں انسے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جنگ ہوئی مگر کوئی قابل اعتنا نتیجہ نہیں نکلا - چنانچہ قلم اطلاعات رسمیہ نے یہ اطلاع دی تھی کہ " حالت میں درحقیقت کوئی تغیر نہیں ہوا ہے - متحدہ فوج کے بائیں بازو پر سخت جنگ ہوئی مگر وہ اپنی جگہہ پر قائم ہے " -

پیرس سے اسی تاریخ کو جو سرکاری اطلاعنامہ شائع ہوا تھا اسمیں قلم اطلاعات رسمیہ کے تار سے کسیقدر زیادہ تفصیل تھی - اسمیں یہ بتایا گیا تھا کہ سوام اور اوائس کے شمال میں دشمن نے دن اور رات کو چند حملے کیے مگر وہ سب پسپا کردیے گئے - شمال آلسن میں کوئی تغیر نہیں ہوا - قلب میں دشمن نے اپنی کارروائی کو گولہ باری تک محدود رکھا - ارگوں اور می یوز کے درمیان میں متحدہ فوج نے کسیقدر ترقی کی - واسجیس' لورین' اور ووو میں کوئی قابل ذکر امر نہیں ہوا - اسی تاریخ کے تار میں یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ جرمنی نے خط آلسن کو عجلت و پریشانی کے عالم میں انتخاب نہیں کیا ہے - بلکہ پورے غور و فکر اور استعداد و تیاری کے بعد وہ اس خط پر آکے ٹہیری ہے -

۳۰ ستمبر کو پیرس سے جو اطلاع نامہ شائع ہوا تھا اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ فوجی کارروائی کا رخ شمال کی طرف بڑھتا جاتا ہے - دشمن نے مقام "ٹریسی لی مرانت" پر سخت حملہ کیا جو آلسن اور اوائس کے مابین واقع ہے - لیکن سخت نقصان کے ساتھہ پسپا ہوا - ریمس سے می یوز تک جہاں قلب پھیلا ہوا ہے سکون ہے - ووو میں سخت جنگ ہوئی ہے اور متحدہ فوج نے چند مقامات خصوصاً سینٹ میہیل کی طرف ترقی کی ہے - لورین اور واسجیس کی حالت بدستور ہے - ان مقامات کا ذکر اس دوسرے تار میں ہے جو لندن سے آیا ہے - اس تار کا ماخذ فرانس کا ایک سرکاری بیان ہے - یہ مقام "سی شیپری" اور "اپ تی میق" کے ڈھالو حصے ہیں - فرانس کی ہاواس کمپنی نے جو تار شائع کیا تھا وہ بھی قریباً یہی بیان کرتا ہے - گو کسیقدر ناقابل اعتناء و فرق ہے -

یکم اکتوبر کو پیرس سے جو سرکاری اطلاعنامہ شائع ہوا تھا اس سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ اسوقت تک حالت غیر متغیر تھی' گو متحدہ فوجیں اپنے داہنے بازو میں جنوب کی طرف اور بائیں بازو میں شمال سوام کی طرف بڑھی ہیں -

اسی تاریخ کے ایک دوسرے سرکاری اطلاعنامہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ووائے میں ایک سخت معرکہ ہوا' مگر اسکا نتیجہ متحدہ فوج کے موافق ہوا - ارگون میں چند تازہ ترقیاں ہوئیں - عام حالت تشفی بخش تھی -

اسی تاریخ کے ایک تار میں یہ بتانیکی کوشش کیگئی تھی کہ خود جرمنی کے ذہن میں اس معرکہ کا حشر کیا ہے - یہ تار صیغہ ضعف یعنی " بیان کیا جاتا ہے" سے شروع ہوتا ہے - اسکا ماحصل یہ ہے کہ فرانس سے واپسی کیلیے جرمنی نے "گوٹ" اور "نامور" کے مابین پل بنالیے ہیں اور " برسیلز" سے جرمن زخمی دوسری جگہ منتقل کیے جارہے ہیں - اس تار میں یہ بھی تھا کہ مقام " لیسگنی" میں جو ۴ ہزار جرمن فوج ہے اسپر ایسی گولہ باری ہو رہی ہے کہ انکے لیے اپنے آپکو حوالہ کردینا ناگزیر ہوگیا ہے -

۲ - اکتوبر کو جو سرکاری بیان شائع ہوا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جرمن فوجیں " ووائے " میں جمع ہوگئی ہیں' اور سخت جنگ برپا ہے - فوجی کارروائیاں شمال ایطرف ترقی کر رہی ہیں - جرمن فوج نے سینٹ میہیل کے قریب ایک پل کو دریاے می یوز کے اوپر پھینک دینا چاہا' مگر یہ پل پہلے ہی اڑادیا گیا تھا - "ووو" میں حملہ جاری ہے - متحدہ فوجیں بتدریج خصوصاً سینٹ میہیل اور ایپر بمونت کے مابین ترقی کر رہی ہیں -

---

بلجیم میں اینٹورپ کا محاصرہ جاری ہے -

۲۹ ستمبر کو خود انٹورپ سے جو تار آیا ہے اسکا ماحصل یہ ہے کہ جرمن فوجوں نے گولہ باری کی' مگر اس گولہ باری میں جسقدر روپیہ صرف ہوا ہے اسقدر انہیں کامیابی نہیں ہوئی - اینٹورپ کے قلعوں نے گولہ باری کا جواب دیا' - اسکے بعد گولہ باری بند ہوگئی -

۳۰ ستمبر کے تار میں بیان کیا گیا ہے کہ کل جرمن فوجوں نے گولہ باری جاری رکھی - یہ یقین کیا جاتا ہے کہ وہ بھاری آسٹرین توپیں استعمال کر رہی ہے -

اسی تاریخ کے دوسرے تار سے معلوم ہوتا ہے کہ جرمن فوجوں نے مقام " لیر" پر گولہ باری کی' یہ مقام اینٹورپ سے قریب ہے - لیر کے باشندے بھاگ رہے ہیں - خوف ہے کہ لیر تباہ ہوگیا ہے - جرمن فوجیں مقام " ٹرال" پر قابض ہوگئیں' وہ کہتی ہیں کہ اگر باشندے شہر میں واپس نہ آے تو وہ شہر کو تباہ کردینگی -

۳۰ کو اینٹورپ میں جو سرکاری اطلاعنامہ شائع ہوا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جرمن توپیں بلجیم کی توپوں کو خاموش کرنے میں کامیاب نہیں ہوئیں - جرمن فوجوں نے لیزبل اور برینڈو تک کے قلعوں پر حملہ کی کوشش کی - بلجین فوج نے انکو آنے دیا' اسکے بعد توپخانہ اور پیادہ فوج نے انپر گولیوں اور گولوں کی بارش کی' اور انکو سخت نقصان کیساتھہ پسپا کردیا - اس فوجی کارروائی کا جو نتیجہ نکلا ہے اسکی بناء پر یقین ہے کہ بلجین فوج اینٹورپ پر قابض رہیگی -

۲ - اکتوبر کو اینٹورپ سے جو تار موصول ہوا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جرمن فوجوں نے چہار شنبہ کو دن بھر کوھی پر گولہ باری

کي' اور قلعوں نے اسکا سختي سے جواب دیا - دوسرے دن صبح کو تمام محاذ پر بلجین اور جرمن توپخانوں میں مقابله رها - جرمن فوجوں نے میلینس پر قبضه کرلیا اور بلجین فوج نے اسپر گوله باري کي - جنوب "رمیست" میں ڈهائي گهنٹه تک جنگ هوتي رهي - جرمن فوج بکثرت زخمی چهوڑ کے پیچهے هٹی -

اسی تاریخ کے ایک سرکاري اطلاع نامه میں بیان کیا گیا هے که ایک طویل گوله باري کے بعد جرمن کل شام کو قلعه "ویور" کیطرف بڑهے مگر اندهیرے کی وجه سے حمله نامکمل رها - چند جرمن باٹریوں نے قلعوں سے بهت قریب آنیکي کوشش کي' مگر وہ برباد هوگئیں -

---

مشرقی رزمگاہ کے متعلق پٹرو گارڈ کے ۲۸ ستمبر کے تار سے معلوم هوتا هے که جرمن فوج کی پیشقدمي مشرقی پروشیا کی سرحد کے اسطرف ۱۸ میل سے زیادہ نهیں بڑهي هے - مقام "سواپوزکن" اور "ڈرنسکونکی" جهاں روسی فوج نے معرکه قبول کیا هے دریاے نیمین کے بائیں ساحل پر واقع هے - دریاے برابر کے قریب جرمن فوج کے داهنے بازو کي پیشقدمي میں بهت سي دلدلیں حائل هیں - صرف ایک مقام سے جرمن فوجیں وار سا پٹرو گارڈ ریلوے سے ۱۸ میل پر هیں مگر روسی فوجیں اور دریاے نیمین جرمن فوجوں کے درمیان میں حائل هے -

۲۹ کے سرکاری بیان سے معلوم هوتا هے که آگسٹراف کے جنگلوں کي طرف روسي فوج سرعت کے ساتهه حملے کر رهي هے - مقام ارسوٹیز پر محاصرہ کی بهاري توپیں گوله باري کر رهي هیں - لیکن قلعوں کے قریب آنے کے لیے ایک جرمن پیادہ فوج کی کوشش پسپا کردي گئي - دشمن کو کمک پهنچگئي هے اور سائیلیسین قلعه میں بهت سرگرم کار هے "پرزیمیسلي" کي محافظ فوج نے قلعه سے نکلکر مضرل حملے کیے اور اپنے بهت سے آدمي اور توپیں گرفتار کرائیں -

اسي تاریخ کے تار سے یه معلوم هوتا هے که روسي هیڈ کوارٹر کا بیان هے که پرزیمپل اب پوري طرح گهیر لیا گیا هے -

۳۰ ستمبر کے لندن کے تار سے معلوم هوتا هے که ارسورٹز' ڈرسکینیکي ' اور سمنو میں روسي اور جرمن فوجوں میں سخت جنگ هوئي - دریاے نیمین کے عبور کرنے کي کوشش میں جرمن ناکام رهے - روسي فوج نے ایک بڑے معرکه کے بعد آگسٹوف پر پهر قبضه کر لیا -

اسی تاریخ کے پٹرو گارڈ کے تار سے معلوم هوتا هے که ۲۴ ستمبر کو ۲۸ جرمن جنگي جهاز جسمیں ۹ بیٹل شپ اور ۷ بار بردار بهی شامل هیں "ونڈو" سے فاصله پر نظر آے - ونڈو کے ساحل کے قریب ۱۸ تباہ کن کشتیاں نمودار هوئیں جب ان پر آتشباري هوئي تو وہ بهاگ گئیں -

اسي تاریخ کے بداپیسٹ کے تار سے معلوم هوتا هے که ۲۸ ستمبر کو میلومسزیگ (هنگري) میں ایک معرکه هوا یه دعوی کیا جاتا هے که روسي فوج پسپا هوئي - یه تار یه تسلیم کرتا هے که چونکه "میرهمو روس" اور "اریکر میزو" میں باهم مخابرت و مراسلت موقوف هو گئي هے اسلیے اهل شهر میں بیچیني پائي جاتي هے -

ایک اور تار جو اسي تاریخ کو لندن سے چلا هے یه مظهر هے که پیٹرو گارڈ میں یه خبر هے که بد اپسیٹ سے اب روسي فوج نصف راسته پر هے -

لندن کے ایک اسي تاریخ کے ایک اور تار سے معلوم هوتا هے که پیٹرو گارڈ کا ایک تار مظهر هے که آسٹرین فوج کو مغربي گیلیشیا کے شهر ڈالا میں شکست هوئي هے - ایک اور آسٹرین کالم اپنی توپیں اور ۴ سو گاڑیاں چهوڑ کے بهاگ گیا هے -

یکم اکتوبر کے پیٹرو گارڈ کے سرکاري بیان سے معلوم هوتا هے که ۲۸ ستمبر کو روسی فوج نے سخت جنگ کے بعد آگسٹورو اور کوپٹزیو کے پوزیشنوں پر قبضه کر لیا - اسکے دوسرے دن روسی فوج نے سمنو یجو ' اور لیپنگ کے خندق کے راستوں پر قبضه کرلیا - روسی فوج نے سوال کی اور میریمبیولی میں دشمن کو پسپا کر دیا -

اسي تاریخ کا پیٹرو گارڈ کا ایک اور تار مظهر هے که والنا میں استحکامات سرعت کے ساتهه تیار هو رهے هیں اور اگر چه گورنمنٹ اطمینان دلا رهی هے' مگر لوگ بیچین هیں - ایک دوسرے تار میں یه بهي بیان کیا گیا هے که هنگري کے چند ضلعوں اور والنا میں هیضه پهوٹ پڑا هے -

۲ - اکتوبر کے پیٹرو گارڈ کے تار سے معلوم هوتا هے که روسی کار روائیاں درخشاں طور پر ترقی کر رهي هیں - ایک سرکاري اطلاعنامه اعلان کرتا هے که دشمن "سوالکی" اور "لومزا" کے حدود سے برابر نکالا جا رها هے - جرمن فوج نے "آوسو وڈزا" پر حمله کیا' مگر اب وہ سرعت کے ساتهه شمال کے طرف هٹرهي هے - دشمن پٹدو اوف اور کیلس میں فوج جمع کر رها هے' مگر روسی فوج نے اپنے سخت حملوں سے اسکا نقشه نقل و حرکت درهم برهم کر دیا هے -

اس تاریخ کے پیٹرو گارڈ کے ایک اور تار سے معلوم هوا هے که گرینڈ ڈیوک نکولس کے پاس جو مراسلات آئے هیں' ان سے معلوم هیں که مشرقي پروشیا میں ابهي جنگ جاري هے - روسي فوج شب خون مار کے سموں کے مغرب میں کریسا نامي ایک مقام پر قبضه کر لیا هے - چونکه روسی سوار توپخانه کي اعانت و مدد کے لیے آگے بڑهرهے هیں ' اسلیے دشمن لیپنی اور لینی سے هٹرها هے ' اور اس اثناء میں ابهي کبهي اسکي فوج میں سخت بے ترتیبي پهیل جاتی هے -

جرمن فوج نے ریل کے ذریعه سے سوالکي میں فوراً کمک پهنچائي اور ایک خونریز معرکه شروع هوا - دشمن نے سنگینوں سے حمله کیا لیکن سخت نقصان کے ساتهه پسپا کیا گیا - روسي فوج نے بهاري توپخانه سے آگسٹوف پر گوله باري کي - اسکے بعد همارے پیادوں نے حمله شروع کیا اور دشمن کو پیچهے هٹا دیا - روسیوں کو "بیچسٹو" "چالن" اور "گریجیریو" میں کامیابي هوئی هے - روسي فوج نے جرمن قلمرو کو تاراج کرکے موٹروں کي ایک تعداد گرفتار کي هے' جو ارسو ریٹز اور مالو کے مابین چلرهي هیں -

اسي تاریخ کے ایک لندن کے تار سے معلوم هوتا هے که "گراکو" میں جرمن فوج کي تعداد ۸ لاکهه هے - اسمیں ۴ دستے بیویرین اور سیکسن فوجوں کے بهي هیں -

اسي تاریخ کا لندن کا ایک اور تار مظهر هے که جرمن روسیوں کے مقابله کے لیے ایک عظیم الشان معرکه کي تیاریاں کر رهے هیں - جرمن عقب کی محافظ فوج پر روسي فوج نے حمله کیا ' اور انکو خندقوں سے نکال دیا - روسي پیشقدمي هر مقام پر کامیاب هو رهی هے -

---

اس هفته میں مشرق اقصی سے بهي خبریں آئی هیں - ۲۸ ستمبر کے تار میں بیان کیا گیا هے که ٹسنگ ٹوے ۵ میل کے اندر جاپاني فوج نے جرمنیوں کو گهیر لیا هے - ۲۷ ستمبر کو جو معرکه هوا تها اسمیں جرمني کے تین جنگی جهازوں نے جاپاني فوج کے داهنے بازو پر گوله باری کي تهي -

جاپانی نقصانات کی جو تفصیل پہلے بیان کی گئی تھی، اسکی تصحیح اسی تاریخ کے دوسرے تار میں کی گئی ہے - بیان کیا جاتا ہے کہ اسوقت تک جاپانی نقصانات کی مقدار تین مقتول اور ١٢ مجروح تھی -

٣٠ ستمبر کے سرکاری تار میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ ٢٨ ستمبر کو جاپانی فوج نے تسنگ تو کے دو قلعوں پر گولہ باری کی - ایک انگریزی جنگی جہاز نے بھی اس گولہ باری میں حصہ لیا - ایک قلعہ نے غیر موثر طور پر گولہ باری کا جواب دیا -

٣٠ - ستمبر تار سے معلوم ہوتا ہے کہ جاپانی بیڑے کے ایک حصے نے بندر گاہ لوشی میں اپنی فوجیں اتار کے اس پر قبضہ کرلیا - لوشی تسنگ تو کے جوار میں واقع ہے - جرمن کچھہ اپنی توپیں چھوڑ گئے تھے جاپانیوں نے ان پر قبضہ کرلیا -

یکم اکتوبر کے ٹوکیو کے تار سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ تسنگ تو میں معرکہ جاری ہے ٣٠ ستمبر کو ایک جاپانی محاصرہ کی توپ نے ایک جرمن تباہ کن کشتی کو غرق کر دیا - خود اسکی دو سرنگ صاف کرنے والی کشتیوں کو صدمہ پہنچایا، جن میں سے ایک تو بالکل تباہ ہوگئی اور ایک صرف خراب ہوئی - جاپانی مقتولین اور مجروحین کی تعداد ٢٣ ہے - جرمن جنگی جہازوں نے جاپانی پوزیشنوں پر سخت گولہ باری کی - دو افسر کام آے -

اسی تاریخ کا دوسرا تار مظہر ہے کہ جاپان نے اپنا پروگرام کسیقدر بدلدیا ہے، یعنی اب وہ سخت حملوں سے جرمن کو پیچھے ہٹانے کے بدلے اسکا آہستہ آہستہ محاصرہ جاری رکھینگے !

بحر ہند

گذشتہ اشاعت میں یہ اطلاع دیجا چکی ہے کہ ایمڈن نے بحر ہند کے مغربی سواحل کی طرف چار انگریزی جہاز اور غرق کردے ہیں، جن میں میجسٹی بحریہ کا رسال بردار جہاز (کوئلہ کا جہاز) بھی ہے - کولمبو کا تار ہے کہ مندرجہ ذیل جہازوں کو ایمڈن نے غرق کر دیا :

(١) " کنگ لڈ " وزن ٣٦٥٠ ٹن - الگزنڈریا سے کلکتہ جا رہا تھا

(٢) " ٹالرک " وزن ٣٣١٤ ٹن - جمعہ کی شب کو کولمبو سے روانہ ہوا تھا

(٣) رائبی بیرا وزن ٢٥٠٠ ٹن - " انگزینڈریا " سے " بناریا " جارہا تھا

(٤) فوائل وزن ٤١٤٧ ٹن - مالٹا سے رنگون جا رہا تھا -

ان غرق شدہ جہازات کے جملہ مسافروں کو " گرا فویل " پر سوار کرکے کولمبو بھیجدیا گیا -

میجسٹی بحریہ کا رسال بردار جہاز " برسک " جو کولمبو جارہا تھا گرفتار کیا گیا - اسکے عملے کے اشخاص بھی گرافویل پر سوار کردیے گئے اسکے چیف افسر، چیف انجینیر، باورچی اور خزانچی قید کرلیے گئے -

غرق شدہ جہاز فوائل کے افسر کا بیان ہے کہ ایمڈن " کیاچو " سے شہر " کرمبرک " ہوتا ہوا بحر ہند میں پہونچا - چونکہ ایمڈن یہاں ٥٠ دن سے ہے اسلیے وہ نہایت کثیف حالت میں ہے -

ایک انگریزی کپتان کا خیال ہے کہ ان دنوں میں دو جرمن جہازات عامل ہیں - کپتان کے خیال میں صرف ایک ایمڈن سے ان حادثات کا وقوع میں آنا طبیعی طور پر ناممکنات میں سے ہے - غالباً ایک جہاز نے کچھہ دنوں کے لیے اپنا نام تبدیل کر دیا ہے، اور وہ شاید کوننگسبرگ ہے -

مسٹر ور برٹسن (رائبی بیر جہاز کا چیف انجینیر) کا بیان ہے کہ ایمڈن نے جملہ لاسلکی خبروں کو معلوم کر لیا ہے، اور افشاے راز کے خیال سے اس نے خود کہیں ایک تار بھی روانہ نہیں کیا -

حادثۂ الیمہ بج بج

گذشتہ اشاعت میں حادثۂ الیمہ بج بج کا تذکرہ مختصراً ہو چکا ہے - اس ہفتہ میں بھی بوجہ قلت گنجایش صرف ان رسمی و غیر رسمی اطلاعات کی تلخیص پر اکتفاء کیا جاتا ہے، جو اس ہفتہ میں شائع ہوئی ہیں - انشاء اللہ العزیز آئندہ کسی قریبی اشاعت میں آپ اس سانحہ محزنہ پر ایک مفصل و مصور بحث پڑھینگے -

مشہور کوماگاٹو جہاز جس پر سکھہ مسافر کنیڈا سے واپس آرہے تھے ٢٩ ستمبر کو ہوگلی پہنچا - مسافر جب اتر نے لگے تو ان سے بعض سرکاری عمال نے یہ کہا کہ " آپلوگ براہ راست پنجاب جائیں " مگر انہوں نے بعض غیر معلوم وجوہ کی بناء پر اسے منظور نہ کیا، اور کلکتہ پا پیادہ روانہ ہوگئے - فوج کا ایک دستہ ان کو واپس لانے کے لیے روانہ کیا گیا - جو اس کاروان عازم کلکتہ کو بج بج واپس لایا -

اسٹیشن پر ایک افسر مسٹر ڈونلڈ نامی نے ایک سکھہ افسر کو بلایا - بیان کیا جاتا ہے کہ طلبی کا مقصد یہ تھا کہ اسکو ان مسافروں کی موجودہ حالت سے مطلع کیا جاے اور اس سے کہاجاے کہ وہ اپنے اخوان طریقت و ملت کو تعمیل حکم کے لیے فہمایش کرے، مگر یہ سکھہ مسافر اس طلبی پر بر افروختہ ہو گئے -

انکے لوگوں کی جیبوں میں ریوالوریں چھپی ہوئی تھیں -

بزیر دلق مرقع کمندها دارند

انہوں نے فوراً نکالیں اور سر کرنا شروع کر دیں -

کسنور مغلوب یصول علی الکلب

ان " باغیوں " کا مقابلہ کیا گیا، جسمیں سر فریڈرک ہالی ڈے پولیس کمشنر کلکتہ اور دیگر یورپین افسروں نے بنفس نفیس حصہ لیا، مگر شاید یہ کافی نہ ہوا - فوجی دستہ جو انکو واپس لایا تھا وہ باہر ٹھہرا ہوا تھا، اسلیے اسے اطلاع نہ ہوئی کہ اسٹیشن کے اندر معرکہ ہو رہا ہے - مگر جب اسے خبر ہوئی تو اسنے بھی اپنا فرض ادا کیا لیکن یہ " باغی " اپنے تمرد و بغاوت میں اسقدر سخت تھے کہ اس پر بھی باز نہ آئے، اور فوراً قرب و جوار کی دوکانوں میں پناہ گزین ہو کے مستقل طور پر آتشباری شروع کر دی، مگر بالاخر یہ باغی منتشر ہو گئے - فوج اور پولیس بھاگنے والوں کی تلاش و جستجو میں مصروف و سر گرم ہے -

کوماگاٹو میں کل مسافر ٣٢٠ یا ٣٣٠ تھے - یہ ان ٦٠ مسافروں کے علاوہ ہیں جو بطیب خاطر وطن واپس چلے گئے -

اس ہنگامہ جدال و قتال میں جسقدر سکھہ مسافر کام آئے ہیں انکی تعداد ١٦ بیان کی جاتی ہے - شدید مجروحین کی تعداد ٧ ظاہر کی گئی ہے - مجروح و غیر مجروح ماخوذین کی تعداد ٧٨ ہے -

یہ یکم اکتوبر کی خبر تھی ٢ - اکتوبر کو یہ اطلاع دی گئی ہے کہ کوماگاٹو کے مسافر علاوہ ان ٦٠ مسافروں کے جو پنجاب روانہ ہو گئے ہیں کل ١٦٠ ہیں - جسمیں ١٦ مقتول اور بقیہ زیر حراست اسپتال میں ہیں -

گورنمنٹ کے کل پانچ آدمی کام آئے ہیں -

اطلاع

ہمارے جن ایجنٹ اور معاونین کرام کے پاس نمبر ١٠ - ١١ - ١٢ - ١٣ موجود ہوں اگر وہ یہ نمبر دفتر کو قیمتاً دیسکیں تو براہ مہربانی بذریعہ وی - پی بھیجدیں -

منیجر

الهلال

۱۶ ذیقعدہ ۱۳۳۲ ہجری

پابندیٔ عہد اور قرآن حکیم

ہم اس وقت عہد و مواثیق کی غیر متزلزل حقیقت اخلاقی کے اعتراف کیلیے مستعد ہوے ہیں - عہد شکنوں کی تاریخ لکھنے نہیں بیٹھے ہیں - اگر ایسا نہوتا تو ہم اُن بیشمار معاہدوں ' زبانی و تحریری وعدوں ' جنگ و امن کے حلفوں ' اور صدہا قومی و شخصی قول و قراروں کی ایک طول طویل فہرست پیش کرتے' جو گذشتہ ایک صدی کے اندر سطح زمین تمدن نے کیے ' اور عین وقت پر اُنہیں اس طرح محو و فراموش کردیا گیا کہ اخلاق کی گردن ذبح ہوگئی ' انسانیت کا سینہ شق ہوگیا ' شائستگی کا قلب پھٹ گیا ' اور خدا کے پاک حکموں اور مقدس شریعتوں کی متفقہ و مشترکہ حقیقت ثابتہ کو قومی و نسلی تعصب و خود غرضی کی لعنت نے پارہ پارہ کردیا ! تاہم نہ تو یورپ کے ادعائی اخلاق کی رگوں میں جنبش ہوئی ' نہ تمدن و تہذیب کی پیشانی پر شرم و خجالت کا ایک قطرۂ عرق آیا ' اور نہ اس قوم کے فخر و غرور انسانیت کی حیا فروش آنکھیں نیچی ہوئیں ' جو تمام دنیا کو مسیحی اخلاق و روحانیت کی بشارت دیتی پھرتی ہے :

تکاد السماوات یتفطرن منہ و تنشق الارض و تخر الجبال ھدا ! !

آج یورپ کے ایک بہت بڑے حصے میں تہذیب و انسانیت اور اخلاق و شائستگی کا ماتم برپا کیا گیا ہے ' اور فرزندان تمدن اس کوشش میں ہیں کہ جہاں تک ممکن ہو چیخ چیخ کر رولیں ' اور جسقدر دست دسالس کی قوت ساتھہ دے ' اخلاق و تمدن کے پیش کردہ مقتل پر سینہ کوبی کریں - یہ ماتم انسانیت نیا نہیں ہے - موجودہ متمدن ممالک کا ایک دائمی مشغلۂ تمدن ہے جو تقریباً ایک صدی سے برابر جاری ہے - جس وقت سے کہ کرۂ ارضی کی نگرانی نئی قوموں کو ملی ہے - البتہ قوۃ الہیۂ قاہرہ نے اسکے موضوع میں ایک عجیب و غریب انقلاب پیدا کردیا ہے ' اور وہ انکے ہنسنے کیلیے ایک دلچسپ تماشا ہے جو اس وقت تک دنیا میں صرف رونے دھونے ہی کیلیے تھے کل تک یورپ کا ماتم تہذیب صرف مشرق اور ایشیاء کیلیے تھا - لیکن آج پہلی مرتبہ خود یورپ ہی کیلیے ہے - وہ ہمیشہ اوروں کیلیے روتا تھا ' پر آج خود اپنے اوپر رو رہا ہے ! فالیوم الذین آمنوا من الکفار یضحکون علی الارائک ینظرون - ھل ثوب الکفار ما کانوا یفعلون ؟ (۸۳ : ۳۶)

اب افریقہ کے وحشت کدوں کا ماتم نہیں ہے - اب نائجیریا کے وحشیوں کا رونا نہیں ہے - اب ترکی کے مظالم کی داستان الم نہیں بیان کی جاتی - اب طرابلس کے متعصب کاشتکاروں کی تادیب کی مہم درپیش نہیں ہے - اب مراکش اور الجزائر کی وحشت کاریاں سامنے نہیں آتیں - کیونکہ اب علم و فن کے سر چشمۂ اعظم ' تمدن و شائستگی کی پالیگاہ اول ' تہذیب یورپ کے مرکز اعلی ' اور دنیا کی نئی ترقیات کے اماکن و اعلی ترین ماوی و ملجا ' یعنی جرمنی کی وحشت و خونخواری ' درندگی و سبعیت ' اور انسانیت کشی و اخلاق دشمنی کا نوحۂ جانگداز اور ماتم کبری درپیش ہے - جسمیں وہ تمام آنکھیں خون کے آنسوؤں کا وافر ذخیرہ لیکر شریک ہوگئی ہیں' جنہیں کل تک صرف مشرقی ممالک ہی کی وحشتوں پر جلد جلد خونابہ افشانی کرنی پڑتی تھی :

فانظر کیف کان عاقبۃ الظالمین ؟

اب دنیا نے گذشتہ دو صدیوں کے تمام مشہور سنین و ایام مواثیق بھلا دیے ہیں ' اور صرف سنہ ۱۸۳۰ کی مظلومی سامنے آگئی ہے - یہ وہ سنہ ہے جب جرمنی نے بلجیم کی غیر طرفداری کے معاہدہ پر دستخط کیے تھے ' لیکن اسکی فوجوں نے آج تلوار کی نوک سے اس معاہدے کے پرزے پرزے کردیے ہیں ' اور ڈاکٹر بیتھہ من (جرمن چانسلر) کہتا ہے کہ معاہدے کے کھلونے کی ضرورت کی سنجیدگی کے بعد پورا نہیں کی جاسکتی -

یہ سنہ ۱۸۱۵ - کا ماتم ہے - لیکن ہمیں سنہ ۱۸۴۵ بھی یاد ہے جب پیرس کانفرنس میں مشرقی مسئلہ پہلی مرتبہ نمایاں ہوا ' اور دوں سنہ ۱۸۷۸ بھی یاد ہے جب برلن کانگریس کا انعقاد ہوا ' اور پھر سب سے آخر مگر سب سے زیادہ دلگداز سنہ ۱۹۱۲ بھی یاد ہے جب جنگ کے نتائج کو جغرافیۂ ممالک پر بالکل بے اثر ظاہر کیا گیا تھا - ان بد بخت گران سنین مواثیق کو اپنے ماتم میں کوئی صف نہیں ملی ' تاہم تاریخ انکو جگہ دینے سے انکار نہیں کرسکتی !

لیکن جیسا کہ ہم نے کہا " ہم عہد و مواثیق کی عظمت کا اعتراف کرنے کیلیے اٹھے ہیں نہ کہ عہد شکنوں کی فہرست مرتب کرنے کیلیے " پس ہم بغیر سنہ ۱۸۷۸ کا ذکر کیے ہوے سنہ ۱۸۱۵ کا ذکر کرینگے ' اور گو ہمارے لیے کتنا ہی مشکل ہو مگر غیر ممکن نہیں ہے کہ ہم بغیر مشہد مقدس پر روسی گولہ باری کا تذکرہ کیے ہوے ریمس کے گرجے کی مصیبتوں پر افسوس کریں -

(اتحاد مثلث)

موجودہ عہد کی ایک بڑی عہد شکنی تو یہ ہے جو جرمنی نے بلجیم پر قبضہ کرکے کی - لیکن اسکے علاوہ یورپ کے مواعید و مواثیق کے صندوق سے ایک اور کاغذ بھی گم ہوگیا ہے ' جسمیں اٹلی' جرمنی اور آسٹریا کے ساتھہ شریک ہوئی تھی - یہ اتحاد اسقدر اہم تھا کہ انگلستان و فرانس و روس نے اسکی زد سے بچنے کیلیے باہم سمجھوتہ کیا - لیکن انگلستان اور اٹلی کے اوس دوسرے سمجھوتہ نے (جسکا ذکر مسٹر میکالا نے اپنی کتاب " اٹلیز وار " کے پہلے باب میں کیا ہے) چند لمحوں کے اندر اُسے بے اثر کردیا اور دنیا نے تعجب سے سنا کہ اٹلی اپنے حلفا کا ساتھہ دینے پر مجبور نہیں ہے !

(موضوع مقالہ)

موجودہ عہد تمدن و انسانیت کے یہ مواثیق و مواعید ہمارے سامنے ہیں - ہم انکے اسباب و نتائج پر بحث نہیں کرینگے - لیکن دیکھینگے کہ " اسلام " اور اسلام کی قرون اساسیہ و اصلیہ میں اخلاق و انسانیت کے اس ماتم کیلیے کوئی صدا ہے یا نہیں ؟

جبکہ بڑے سے بڑے معاہدے توڑے جارہے ہیں' جبکہ حوادث نے ثابت کردیا ہے کہ موجودہ تمدن کے سب سے بڑے مرکز کو بھی عہد شکنی کا علانیہ اعتراف ہے' اور جبکہ صاف کہا جارہا ہے (جیسا کہ ہمیشہ کیا جاچکا ہے) کہ " ضرورت اور قوت سب سے بڑی چیز ہے " تو اخلاق کا زخمی چہرہ ' انسانیت کا دونیم دل' صداقت اور راست بازی کے روح فرسا عالم احتضار و سکرات کیلیے ہمیں صرف اُس صدائے الہی کی ضرورت ہے ' جو وحشیہ

دهونخواري کي اس فضاء ابلیسي کے سامنے اعلان ارسکے که " سچائی اور اخلاق سے بڑھکر اور کسیکو حق طاقت فرمائی نهیں " گو دنیا اوسے جانتي هے' مگر اوسے پهر یاد دلانا چاهیے که وه صرف " اسلام " هے !

(ا)

اسلام سے پہلے دنیا کي اخلاقی زندگي پر ایک عام موت طاري هوچکي تهی' حضرت عیسی علیه السلام کی معجزانه طاقت چند مرده اجسام' اور چند افسرده ارواح میں حرارت پیدا کرکے اپنے اصلي آشیانه میں جا کر چهپ گئی تهي' اور چهه سو برس کی اس وسیع مدت نے روح حیات کي اس خفیف اور نا مکمل جنبش کو بهی مبدل به سکون کر دیا تها' اس لیے تمام دنیا کا شیرازۂ اخلاق درهم برهم هو گیا تها - اسلام ایک زندگی تها' جو دنیا کی روح یعني فضائل اخلاق کو زنده کرنے آیا تها' چنانچه انحضرت صلی الله علیه و سلم نے اپني بعثت کا صرف یه مقصد بیان فرمایا تها :

انما بعثت لاتمم مکارم الاخلاق ! میں صرف فضائل اخلاق کي تکمیل اور احیاء کے لیے خدا کی طرف سے بهیجا گیا هوں !

اس مقصد اهم کے لیے وه دنیا میں آیا اور ماده عالم کے ایک ایک جزو کو ٹٹولا - اگرچه اس روحاني نبض شناس نے اوسکے ایک ایک ریشه کو روح سے خالی پایا تاهم اوسکے تمام قواء زندگی میں جس چیز پر سب سے زیاده موت کی افسردگی طاري تهي' وه پابندي عهد کي اخلاقي قوت تهی -

(امم قدیمه)

امم قدیمه میں سب سے زیاده قدیم مذهب یهودیوں کا تها جو تمام عرب پر روحانی حکومت کر رها تها' لیکن یه مذهبی حکومت بهي هر قسم کے قیود سے' هر قسم کے پابندیوں سے' هر قسم کے قول و قرار سے' بالکل آزاد تهي - چنانچه قرآن مجید نے بار بار اوسکي بد عهدیوں پر تنبیه کی هے !

او کلما عهدوا عهداً نبذه فریق منهم بل اکثرهم لا یومنون (٢ : ٩٤)

وه لوگ جب کبهی کوئی عهد کرینگے' تو کیا ایک گروه اسکی پابندي کي رسی اپنے گلے سے نکال پهینکیگا؟ یه حال صرف ایک گروه هی کا نهیں هے' بلکه اونمیں اکثر ایمان نهیں لاتے' اور ایمان هي ایک ایسی قوت هے جو پابندي عهد پر مجبور کر سکتی هے !

الذین عاهدت منهم ثم ینقضون عهدهم في کل مرة وهم لا یتقون (٨ : ٥٨)

وه یهودي جنسے تم معاهده کرتے هو پهر وه بار بار اوسکو توڑ دیتے هیں' اور خدا سے بالکل نهیں ڈرتے -

یهودیوں هی کي خصوصیت نهیں اون سے پہلے بهی مذهب کا اخلاقي قالب ایفاء عهد کی روح سے خالي هو چکا هے - چنانچه قرآن مجید نے امم قدیمه کی بد اخلاقیوں کے سلسلے میں اونکی بد عهدی کا بهی خاص طور پر ذکر کیا هے :

و ما وجدنا لاکثرهم من عهد و ان وجدنا اکثرهم لفاسقین (٧ : ١٠٠)

هم نے اکثر قدیم قوموں کو بدعهد پایا جسکي وجه یه هے که اون میں اکثر فاسق اور بد اخلاق تهے

اسلام سے پہلے دنیا میں بد اخلاقي کے دائرے نے جو وسعت حاصل کرلي تهی' اوسکے محیط نے مجموعی طور پر هر طرف سے عرب کو گهیر لیا تها - اسلیے وه نقض عهد میں بهی تمام دنیا سے گوے سبقت لیگیا تها' اور سچ تو یه هے که عرب کے شر و فساد' جنگ و جدال اور لوٹ مار کا سنگ بنیاد بهي وهی تها -

الذین ینقضون عهد الله من بعد میثاقه و یقطعون ما امر الله به ان یوصل و یفسدون في الارض اولئك هم الخسرون (٢ : ٢٥)

جو لوگ قول و قرار کے استحکام کے بعد خدا کے عهد کو توڑ دیتے هیں' خدا نے اعزه و اقارب سے جس طرح مل جل کر رهنے کا حکم دیا هے' اسکی خلاف ورزي کرتے هیں' اور اونکے رشته اخوت و مودت کو کاٹ دیتے هیں - قانون بین الملي کے فطرتی معاهدے توڑ کر خدا کی زمین میں فتنه و فساد کرتے رهتے هیں' اور سمجهتے هیں که هم لوٹ مار اور جنگ و جدال کے ذریعه ایک کامیاب زندگي بسر کرینگے' تو ایسے شریروں کو یقین کرنا چاهیے که اس کا نتیجه صرف نا کامیابی هي کي صورت میں ظاهر هوگا - وه کبهی فلاح نه پائینگے !

دوسری جگهه فرمایا :

کیف و ان یظهروا علیکم لا یرقبوا فیکم الا و لا ذمة یرضونکم بافواههم و تابی قلوبهم و اکثرهم فاسقون (٩ : ٨)

کیونکر تم لوگ کفار کے ساتهه اخلاقی زندگی بسر کرسکتے هو' حالانکه اونکي حالت یه هے که جب کبهی تمپر معمولی غلبه بهي حاصل کرلیتے هیں' تو قول و قرار اور عهد و میثاق کي بالکل نگهداشت نهیں کرتے - تمهیں بچوں کی طرح بهلانیکے لیے منهه سے تو عهد کر لیتے هیں' لیکن اونکا دل اوسیوقت سے اوسکا انکار کرنے لگتا هے - ان میں اکثر فاسق هیں' اسلیے اونکے قول و قرار کا کوئي اعتبار نهیں !

(اخلاق کی نشاة جدیدة)

اگر دنیا کا اخلاقي قالب صرف مرده هوتا تو اسلام اوس میں جدید روح پهونک سکتا تها' لیکن صحراء عرب کي گرم هوا نے اوسکو بالکل متعفن کردیا تها - لاش جب سڑ جاتي هے تو اوسکے تمام اعضاء و جوارح گسسته هو جاتے هیں - اسلیے روح پهونکنے سے پہلے اوسکے تمام اجزاء کو جوڑنے کي ضرورت هوتي هے' لیکن عرب کا اخلاقي قالب اس حد سے بهي گذر چکا تها - پس اسلام نے ایک جدید قالب تیار کیا' اور بالکل نئے اجزاء سے اوسکو مرکب کیا - پهر اس نے اسي قالب میں ایمان کی جدید روح پهونکي' اور اس روح نے اوسکے اجزاء کی جن خفته قوتوں کو بیدار کیا' اون میں ایک وفاء عهد کی اخلاقی طاقت بهي تهی :

لیس البر ان تولوا وجوهکم قبل المشرق و المغرب و لکن البر من آمن بالله و الیوم الاخر و الملائکة و الکتب و النبیین و اتی المال علی حبه ذوی القربی و الیتمی و المسکین و ابن السبیل و السائلین و في الرقاب و اقام الصلوة و اتی الزکوة و الموفون بعهدهم اذا عاهدوا و الصبرین في الباساء و الضراء و حین الباس اولئك الذین صدقوا و اولئك هم المتقون (٢ : ١٧٢)

نیکی صرف یهي نهیں هے که مشرق و مغرب کي طرف رخ کرلیا جائے - اصلي نیکي دوسري هي چیز هے - خدا کا نیک بنده وه هے جو خدا پر' قیامت پر' فرشتوں پر' آسماني کتابوں پر' انبیاے سابقین پر ایمان لاتا هے - پهر باوجود اسکے که اوسکو مال کي محبت اور ضرورت هوتي هے' اوسکو اعزه و اقارب کو' یتیم بچوں کو' غریبوں کو' مسافروں کو سائلوں کو بطور احسان کے دیتا هے' اور اوسکے ذریعه غلاموں کو آزاد کراتا هے - نیز وه لوگ جو عهد کرکے اوسکو پورا کرتے هیں' مصیبت کے وقت صبر کرتے هیں' اور لڑائي کے میدان میں ثابت قدم رهتے هیں ! یهی لوگ وه پاک بندے هیں' جنهوں نے جو کچهه کها اوسکو سچ کر دکهایا - کیونکه خدا' اسکے رسول' اور اسکی مخلوق سے عهد کی زبان سے' دل سے' عمل سے' خوشي میں' غم میں' صلح میں' جنگ میں' هر حالت میں انهوں نے پابندي کی - یهی لوگ حقیقي پرهیزگار هیں -

یہی تمام چیزیں اسلام کی روح ہیں ' اور قرآن حکیم بار بار اونکی تجدید کرتا ہے - روزہ' نماز' زکوۃ جہاد کی ترغیبات و فضائل سے قرآن مجید بھرا ہوا ہے ' لیکن جس طرح قرآن کریم نے ان تمام چیزوں کو تر و تازہ رکھا ہے.' اوسی طرح اوس نے عہد و میثاق کی پابندی پر بھی مسلمانوں کو بار بار توجہ دلائی ہے ' بلکہ اوسکو مسلمانوں کے مخصوصات میں شمار کیا ہے ' اور اپنا مخاطب صحیح اونہی لوگوں کو بنایا ہے ' جو پابندی عہد کرتے ہیں :

افمن یعلم انما انزل الیك من ربك الحق کمن هو اعمی انما یتذکر اولو الالباب الذین یوفون بعهد الله ولا ینقضون المیثاق و الذین یصلون ما امر الله به ان یوصل و یخشون ربهم و یخافون سوء الحساب (۱۹ : ۱۳)

کیا وہ شخص جو یہ یقین رکھتا ہے کہ رسول پر خدا کی طرف سے جو کچھ نازل ہوا ہے وہ حق ہے' مثل اوس شخص کے ہوسکتا ہے جسکے دل کی آنکھیں اندھی ہوگئی ہیں ؟ قرآن حکیم سے صرف وہی لوگ نصیحت حاصل کرتے ہیں جو اهل دانش ہیں' اور نیز وہ لوگ جو خدا کے عہد کو پورا کرتے ہیں ' عہد شکنی نہیں کرتے' اور خدا نے اعزہ و اقارب کو جس رشتے میں منسلک کردیا ہے' اوسکو جوڑتے رہتے ہیں - مشرکین کی طرح کاٹتے نہیں - وہ خدا سے ڈرتے ہیں' اسلیے اوسکی زمین میں عہد شکنی کرکے فساد نہیں پھیلاتے "

کیونکہ تمام اعمال کی طرح قیامت میں معاهدوں کا دفتر بھی پھیلایا جائیگا' اور اوسکی عدم پابندی پر سخت مواخذہ کیا جائیگا :

و اوفوا بالعهد ان العهد کان مسئولا (۳۶ : ۱۷)

وفاے عہد کرو کیونکہ عہد کے متعلق خداوند کے حضور تم پوچھے جاؤگے !

(دعـوۃ قـرانی)

انہی فضائل اخلاق سے مسلح ہوکر اسلام میدان جہاد میں بھی آیا ' اسلیے اوس نے جس طرح اقامت صلوۃ الخوف سے صف لشکر کو نمازیوں کی منتظم جماعت ' اور میدان جہاد کو وسیع مسجد کی صورت میں بدل دیا' ٹھیک اوسی طرح اوس نے ساحت قتال کو ایک موتمر السلام (صلح کانفرنس) بھی بنا دیا ' جس میں معاهدہ کی پا بندی کا حلف اوٹھایا جاتا ہے !

اس بنا پر قرآن مجید میں معاهدوں کے متعلق خاص احکام مقرر کردیے گئے ہیں' اور جنگ و صلح' دونوں زمانے میں اونکی پابندی یکساں طور پر فرض کر دیگئی ہے :

الا الذین عاهدتم من المشرکین ثم لم ینقصوکم شیا و لم یظاهروا علیکم احدا فاتموا الیهم عهدهم الی مدتهم ان الله یحب المتقین (۹ : ۴)

مگر وہ مشرکین جن سے تم نے عہد کرلیا ہے اور اون لوگوں نے کسی قسم کی عہد شکنی نہیں کی ہے' اور تمہارے خلاف تمہارے کسی دشمن کو مدد بھی نہیں دی ہے' سو جس مدت تک کیلیے تم نے معاهدہ کیا ہے اوسکو پورا کرو ' گو وہ کافر ہیں - کیونکہ عہد کی پابندی بڑی ہی پرہیزگاری ہے' اور خدا صرف پرہیزگاروں ہی کو دوست رکھتا ہے -

سورۂ توبہ میں فرمایا :

الذین عاهدتم عند المسجد الحرام فما استقاموا لکم فاستقیموا لهم ان الله یحب المتقین (۹ : ۷)

جن لوگوں سے تم نے مسجد حرام کے پاس عہد کیا ہے ' جب تک وہ لوگ اپنے عہد پر قائم رہیں' تم بھی قائم رہو- یہ استقامت وفا بڑی ہی پرہیزگاری کا کام ہے ' اور یقین کرو کہ خدا صرف پرہیزگاروں ہی کو دوست رکھتا ہے -

(اسلامی اخلاقی قربانی)

اسلام کے ابتداے زمانہ غربت میں ضعفاء مسلمین کا ایک گروہ تھا' جو اتنی طاقت' اتنا سامان ' اتنا زاد راہ نہیں رکھتا تھا کہ هجرت کیلیے آمادہ ہو جاے' اور کفار کے پنجہ سے اپنے آپ کو آزاد کرے - اسلام نے اگرچہ بعض موقعوں پر اسکو ضعف عزیمت کی بنا پر ترغیب آمیز ملامت کی ہے' لیکن کہیں کہیں اوسکی بیکسی پر آنسو بھی بہالے ہیں - پس یہ گروہ اسلام کی اعانت و امداد کا هر طرح مستحق تھا ' لیکن قرآن مجید نے اوسکی اعانت کو بھی وفاے عہد پر قربان کردیا ہے '

و الذین آمنوا و لم یهاجروا مالکم من ولایتهم من شی حتی یهاجروا و ان استنصروکم فی الدین فعلیکم النصر الا علی قوم بینکم و بینهم میثاق والله بما تعملون بصیر (۸ : ۷۲)

جو لوگ ایمان لانے کے بعد هجرت نکر سکے ' تو جب تک وہ هجرت نہ کرلیں اونکی حفاظت و اعانت کی ذمہ داری تم پر قانوناً تو فرض نہیں ' ہے البتہ اگر وہ مذهبی معاملات میں تم سے مدد مانگیں تو تم پر اونکی اخلاقی مدد فرض ہے - لیکن تم اونکو کفار کی اوس جماعت کے خلاف هرگز مدد نہیں دے سکتے' جنکے ساتھہ تمنے معاهدہ کرلیا ہے - خدا تمہارے اعمال کو اچھی طرح دیکھتا ہے -

(انتہاء مساحت)

قران حکیم نے پابندی عہد کی ایک عملی صورت اور بھی بتلائی ہے ' جو ایک طرف تو اسلام کے اصل مقصد کی تکمیل و تائید کرتی ہے ' دوسرے طرف کفار و مشرکین کے جان و مال کی حفاظت کرتی ہے :

و ان احد من المشرکین استجارک فاجره حتی یسمع کلام الله ثم ابلغه مامنه ذلک بانهم قوم لا یعلمون (۹ : ۶)

اور اگر کوئی مشرک تمہارے پاس پناہ لے تو اوسکو فیاضی کے ساتھہ پناہ دو ' یہاں تک کہ خدا کی بھیجی ہوئی آیات کو وہ خوب سن لے - پھر اوسکو باحتیاط اسکے گھر تک یا اوسکی دوسرے پناہ گاهوں تک پہونچا دو - وہ لوگ جنگ و جدال اور غدر و بیوفائی اسلیے کرتے ہیں کہ قرآن کی طرف کان نہیں لگاتے - اگر اوس سے واقف ہوتے تو تمہاری ہی طرح پابند عہد ہوجاتے !

(حقیقی مشکلات اخلاقی)

قرآن حکیم کی حقیقی تعلیم یہی ہے ' لیکن کبھی کبھی عہد کی پابندی نا ممکن ہو جاتی ہے ' اسلیے قرآن حکیم نے اوسکے موانع بھی بتا دیے ہیں - ان موقعوں پر بھی قرآن حکیم کی تعلیم یہ ہے کہ نقض عہد میں مسلمانوں کو کبھی پیش قدمی نہیں کرنی چاهیے - البتہ اگر کوئی قوم نقض عہد کرنا چاہے ' تو مسلمان بھی اوسکا عہد وفا کو بھلا سکتے ہیں :

و اما تخافن من قوم خیانة فانبذ الیهم علی سواء ان الله لا یحب الخائنین (۸ : ۶۰)

اگر تم کو کسی قوم سے یہ خوف ہو کہ وہ عہد کرکے خیانت کریگی اور اوس عہد کو توڑ دیگی ' تو تم بھی اوس عہد کی پابندی سے اوسکی طرح بری ہوجا سکتے ہو - کیونکہ خدا خائن لوگوں کو دوست نہیں رکھتا -

(اسلامی اخلاقی مصالح)

قرآن حکیم کی یہی اخلاقی تعلیم ہے ' جسکی روشن مثالیں آگے آئینگی ' لیکن همکو اسلام کے کارنامہ اعمال میں جس روح کی تلاش کرنی چاهیے ' وہ تمام دنیا کے نظام اخلاق سے مختلف ہے - دنیوی سلطنتیں مصالح کے لحاظ سے معاهدہ کرتی ہیں ' اور

مصالح هی کے لحاظ سے اوسکو توڑ بهی دیتی هیں ' لیکن اسلام مصالح کا پابند نہیں هو سکتا - وہ ایـک عظیم‌الشان روحانی طاقت کا سفیر هے ' اور وہ معاهدے کی پابندي اوسی روحانی طاقت کے تحفظ کیلیے کرتا هے :

و اوفــوا بعهــد اللــه اذا عـاهـدتـم ولا تنقضـو الایمـان بعـد توکیدها وقد جعلتم الله علیکـم کفیـلا ان اللــه یعلـم مـا تفعلـون ولا تکـو نـوا کالتــي نقضـت غـزلها مـن بعـد قـوة انـکـاثـا تتخـذون ایمـا نکـم دخلا بینکـم ان تکـون امـة هي ازلی مـن امة انما یبلوکم اللـه بـه (۱۶ : ۹۳)	جب کسي سے عهد کرو تو اوس عهد کو پورا کرو - عهد ایک قسم هے ' اور قسم کو پخته هو جانیکے بعد هرگز نه توڑو - تم اسکو کیونکر توڑ سکتے هو ' حالانکه تمام دنیا بمصالح کي بنا پر عهد کرتي هے - اور اوسکو مدتوں قائم رکهتی هے ' لیکن تم نے تو خدا کو اپنا کفیل بنا لیا هے جو همیشه رهنے والا هے - مصالح بدل سکتے هیں ' لیکن خدا اور خدا کا بخشا هوا نور ایمان تو بدل نہیں سکتا ؟ رهي تمهارے عهد وفا کا ذمه دار هے ' کیونکه وہ تمهارے اعمال سے اچهي طرح واقف هے ' اور اوس عورت کے مثل نه بن جاو جس نے اپنا سوت کات کر

پهر اوسکو ادهیڑ ڈالا هو - تم لوگ اپنی قسم اور اپنے قول و قرار کو شر و فساد کا ذریعه بنانا چاهتے هو که ایک قوم دوسرے قوم سے قوي تر هو جاے - لیکن عهد میں ضعیف و قوي کي تخصیص نہیں - اسکے ذریعه سے خدا صرف تمهاري طاقت ایمان کي آزمایش کرتا هے !

پس اسلام نے پابندي عهد کا جو اخلاقي نظام قائم کیا هے ' وہ حصون بلجیم و استحکامات پیرس سے زیاده مضبوط هے - اگر تمام سلطنتیں مصالح کی پابند هیں ' تو اسلام کا سر رشته وفا ایک ازلی طاقت کے هاتهه میں هے ' جس میں صرف اوسي اصول فطري کي بنا پر تغیر و تبدل هو سکتا هے ' جو تمام دنیا کو بدلتے رهتے هیں :

ان الله لا یغیـر بقــوم حتــی یغیــروا ما بانفسهم (۱۳ : ۱۲)	خدا کسي قوم کی حالت کو نہیں بدلتا جب تک وہ که خود اپنی حالت کو نه بدل دے

اس بنا پر اسلام نے کسي قوم کی عهد وفا کو اسیوقت بهلا یا هے ' جب پہلے اوسي قوم نے پیش قدمي کی هے ' فانبذ الیهم علی سواء

اسلام کا سر رشته عهد و وفا نه مکوی کے جالے کی طرح ضعف کو اولجهاتا هے اور نه قوي سے ٹوٹتا هے ' اوس پر نه تو عظیم الشان کانفرنسیں اثر ڈال سکتي هیں ' نه هیگ کا عظیم الشان عدو السلام اوسکے ضعف و قوت پر کوئی اثر ڈال سکتا هے - وہ ایک روحانی طاقت کے هاتهه میں هے ' جو تمام دنیا کے سر رشته کا مالک رهتا هے - ید‌الله علی الجماعة - اسلیے اوس نے تمام مسلمانوں سے جو معاهده کر لیا هے ' اور وہ هر وقت اوسکي پابندي پر مجبور هے - جب ایک مسلمان دکاندار اپنی دکان پر بیٹهتا هے ' تو اسکا نور ایمان اوس سے صدق و دیانت کا عام معاهده لے لیتا هے :

و اوفو بالعهد ان العهد کان مسئولا و اوفوا الکیل اذا کلتم و زنوا بالقسطاس المستقیم ذلـک خیر و احسن تاویلا (۱۷ : ۳۶)	عهد کو پورا کرو ' کیونکه عهد کی پابندی و عدم یا بندي پر سوال و مواخذه هوگا - جب کوئي چیز ناپ کر فروخت کرو تو پیمانے کو پورا بهر دیا کرو ' یه حسن معامله کا بهترین

طریقه هے ' اور اسکا انجام دین و دنیا دونوں میں اچها هے -

اگر کوئي دکاندار اسکی پابندي نہیں کرتا تو وہ خدا کا اوسی طرح گناه گار هے ' جسطرح ایک مصلحت اندیش بادشاه جس نے بعض مصالح کی بنا پر عهد شکنی کي هے -

ویل للمطففین الـذین اذا اکتالو علـی النـاس یستوفون و اذا کالو هم او وزنوهم یخسرون (۸۳ : ۲)	ان کم دینے والوں پر لعنت هے ' جو لوگوں سے پورا ناپ کر لیتے هیں ' پر جب دیتے هیں تو کم کرکے !

هــوائي بــيــڑه

(ضمیمهٔ مصوره کے ایک مرقع کي تشریح)

لڑائی کے هوائی بیڑے کے لیے جس قسم کے طیارات کی ضرورت هوتي هے ' اسپر آجکل ماهرین فن پرواز و جنگ بحث کررهے هیں '

ایک جنگی هوائی بیڑے کے لیے مختلف قسم کے طیارات کي ضرورت هوتي هے - طیاره کی بهی مختلف اقسام هیں جو هوائی بیڑے کے اس دلچسپ مرقع میں دکهائے گئے هیں -

سب سے زیاده بلندي پر زپلن کے طرز کا ایک جرمن طیاره هے - یه نهایت مضبوط بنا هوا هے اور اسکا انجن بہت عمده هے - اسکے ساتهه دو گاڑیاں هیں - ایک خشکي پر اترنے کیلیے هے اور دوسري دریا میں -

اس قسم کے طیارے کی پہلی صفت یه هے که یه تفتیش و تحقیق کا فرض نهایت خوبی سے انجام دیسکتا هے ' کیونکه اگر یه اپنے مرکز سے دور بهي هوجاے یا خشکي سے تري میں اور تري سے خشکي میں چلا آے ' جب بهي اسے کوئی خطره نہیں - اسلیے که اسکے علاوه یه طیاره آتشگیر ماده بهی اپنے ساتهه لیجا سکتا هے اور اگر وقت پڑے تو اوسے دشمن سے جنگ آزما هونے میں بهي پس و پیش نهوگا - اسکا نام " اچڈدر جبل " هے -

اسکے نیچے اس سے چهوٹا طیاره هے - یه صرف تفتیش حال کیلیے دریا میں کام آتا هے - اسمیں کوئی فریم یا ڈهانچه نہیں هوتا ' صرف بڑے بڑے تهیلے هوتے هیں ' جنمیں گیس بهر دیا جاتا هے - جب چاهیں گیس کو نکالکے تهیلوں کو لپیٹ لے سکتے هیں - اس قسم کے طیارات کو " سیمی ڈرجبل " کہتے هیں -

تیسرا جهاز بڑے قد کا بالي پلین هے - یه خشکي اور پاني دونوں میں اتر سکتا هے - خشکي پر اترنے کیلیے اسمیں پہیے اور پانی میں اترنے کیلیے فلوٹ بنائے جاتے هیں - انگریزي میں " فلوٹ " طیارے کے اس حصه کو کہتے هیں ' جسکي وجه سے وہ پانی پر تیرتا رهتا هے -

اسمیں زود کار توپیں بهی هوتی هیں جو اوپر نیچے اور دهنے بائیں گوله باري کرتي هیں - اسکا نام " هیڈروپلین " هے -

اس طیارے کے نیچے جو ایک بڑا ایروپلین نظر آرها هے - یه اغلباً آینده چلکے اڑتي هوئی کشتي کی شکل اختیار کرلیگا - اسکو پراپلر حلانئے براپلر انگریزی میں اس آلے کو کہتے هیں جو کسي چیز کو آگے ڈهکیل کے چلاتا هے -

یه مشین پانی میں اڑیگي اس سے " ڈرجبل " طیارے پر حمله اور ساحل کي ناکه بندي هوا کریگي -

سب سے نیچے آپ ایک جهاز دیکهتے هونگے اور اسکے آگے ایک چهوٹا سا طیاره نظر آتا هوگا - یه جهاز بیٹل شپ هے اور طیار " مونو پلین " - مونو پلین طیاره کی ایک خاص قسم هے - جس کا امریکه میں تجربه کیا گیا هے جو کامیاب ثابت هوا -

اس مونو پلین کا قد مختصر ' مگر اسکے انجن کی طاقت زیاده هوگي - اسکے پروپلر کهینچنے والے اسکرو هونگے - اور پهر اسطرح لگاے جائینگے که وہ آساني سے علحده هوسکیں - یا اگر سوء اتفاق سے طیاره دفعتاً پاني سے بہت هی قریب آجاے تو یه پهر فوراً اوس سے نکال لیے جاسکیں -

تمام طیارات میں بهترین و اعلی قسم " زیلن " جهاز هے -

فلسفه

الحـــــرب

(اسباب و موثرات ' نتائج و عواقب ' علل و علائق)

(۲)

(عقلي غارتگري)

اگرچه هر جنگ بلکه معمولي شورش بهي ان تمام نتائج کو لازمي طور پر پيدا کرديتي هے جنکي طرف گذشته صحبت میں هم ایک سرسري اشاره کرچکے هیں - لیکن جنگ کے اشتداد و ضعف کے ساتهه ان نتائج میں بهي مد و جزر هوتا رهتا هے - یعني جنگ کا حمله جس قوت کے ساتهه جسم و ماده پر هوگا ' اوسي شدت کے ساتهه عقل و روح بهی اوس سے متاثر هوگی - اگر جنگ نے سر میں ایک معمولی سی ٹهوکر لگادي تو دماغ میں بهی خفیف سي جنبش پیدا هوگي - تاهم جس طرح هر جنگ چهرهٔ کائنات کو کچهه نه کچهه ضرور زخمی کر دیتی هے ' اوسی طرح همارا دماغ بهي اوسکے حمله سے کلیتاً محفوظ نہیں رہ سکتا -

اسلیے جبکه هم بیش قیمت خون ' اور خون سے زیاده عزیز " دینار سرخ " کي بربادي پر ماتم خونیں کرنے کیلیے صف ماتم بچهاتے هیں ' تو همکو اپنے سرمایه عقل و هوش کی تباهي پر بهي ایک حلقهٔ ماتم قائم کرنا چاهیے - نتائج مجموعي طور پر همارے پیش نظر هیں ' اور وه همارے سامنے عالم عقل و روح کی بربادي کا ایک عبرت خیز منظر پیش کرتے هیں - معرکهٔ کارزار کے گرم هونے کے ساتهه هي هماري عقل اس قدر اندهي هوجاتی هے که تناقض و تبائن کے بدیهی امتناع کو بهی ممکن سمجهنے لگتي هے !

کبهی روایت و درایت کے تمام اصول اوسکے لیے بیکار هو جاتے هیں - ایک شخص کو کسي جزئي فروگذاشت کی بنا پر بدنام کرتی هے تو اوسکے تمام فضائل و مناقب سے آنکهه بند کرلیتي هے - ایک شخص کو اس مبالغه آمیز طریقه سے شهرت دیتی هے که اوسکو کبهی فرشته اور کبهي دیو بنادیتی هے - وه میدان جنگ میں تمام نظام اخلاق کو درهم برهم کر کے وحشت و بهیمیت کی تجدید کرتي هے - کهیں کهیں مفید نتائج بهی پیدا کرتی هے ' تاریخ کو محفوظ رکهتی هے ' ادبي لٹریچر کو ارتقا بخشتی هے ' مرده قالبوں میں شجاعت اور بهادري کی روح پهونکتی هے ' لیکن یه فضائل بهي اختیاري نهیں هوتے - محض اضطراری هوتے هیں ' اور ان میں بهي جادهٔ اعتدال سے آگے بڑه جاتی هے -

بهر حال جنگ همارے دماغ میں ایک تلاطم ' ایک طوفان ' یک مد و جزر کا عالم پیدا کردیتي هے - اسلیے جو چیز همکو ٹهوکر سے بچا سکتی تهی وه خود متصل ٹهوکریں کهانے لگتی هے - پس همکو زمانهٔ جنگ میں صرف اپنی جیب هی کو نهیں ٹٹولنا چاهیے - بلکه دماغ کو بهي که اوس میں کیا آیا اور اوس سے کیا گیا ؟

زمانهٔ جنگ میں جان و مال کا جو نقصان هوتا هے ' وه اسقدر بدیهی هے که همکو اوسکے علل و اسباب کی تحقیق و تفتیش کیلیے غور و فکر کی ضرورت نهیں ' لیکن دماغ کي حالت اس سے بالکل مختلف هے - وه اپنے تمام سرمایه کو کهودیتا هے مگر خود اوسکو خبر نهیں هوتي - همارے سامنے همارا خزانهٔ عقل لٹتا هے لیکن هم تباهي کو اپنی آنکهوں سے نهیں دیکهتے -

لیکن عقلي نقصانات کی فهرست مرتب هوچکي هے ' اور وه همارے سامنے هے ' اسلیے همکو ان اسباب کا بهی پته لگانا چاهیے جو اس سرمایه محفوظ کو دفعتاً سمیٹ لیتے هیں - اسکے لیے همکو چند مقدمات مرتب کرلینے چاهئیں - جنکی تفصیل حسب ذیل هے:

(جماعت کی تعریف اور اوسکے خصایص امتیازی)

(۱) عام طور پر چند اشخاص کے اجتماع پر جماعت کا اطلاق کیا جاتا هے اگر ایک وسیع میدان - یا ایک وسیع سڑک پر سو دو سو آدمی جمع هوجائیں تو عام لوگ اس بهیڑ پر جماعت یا فرقے کا اطلاق کرنے لگتے هیں ' لیکن فلسفه نے جماعت کی ایک نئی ترتیب قائم کی هے - جماعت کی ترکیب کے لیے اشخاص کا اجتماع ضروري نهیں هے ' صرف دماغ اور خیال کا رابطهٔ اتحاد کافی هے - اگر ایک لاکهه آدمی شانے سے شانه ملاکر کسي پر فضا میدان میں کهڑے هوجائیں لیکن انمیں کسی قسم کا دماغي اشتراک نهو تو انپر جماعت کا اطلاق نهیں کیا جاسکتا - برخلاف اسکے اگر چار آدمی ' مشرق و مغرب اور جنوب و شمال کے ایک ایک گوشے پر الگ الگ کهڑے هوجائیں ' لیکن انمیں توافق خیال و عقائد نے رابطه اتحاد پیدا کردیا هو ' تو وه ایک حقیقي جماعت هیں !

پس جماعت کو صرف دماغ هی مرتب کرسکتا هے - یه کام هاتهه پاؤں کے بس کا نهیں هے - البته یه اشتراک دماغي کبهی کبهی اجسام میں بهی اتحاد و ائتلاف پیدا کردیتا هے ' اسلیے متحد الخیال لوگ ایک جگه جمع بهی هوجاتے هیں - دنیا کی رنگین صحبتیں ' دنیا کے دلچسپ جلسے ' دنیا کی مفید کانفرنسیں ' انهیں متحد الخیال لوگوں کے اجتماع کا نتیجه هوتی هیں - لیکن یه اجتماع جماعت کي حقیقت میں داخل نهیں هے بلکه بالکل عارضی هے - یهي وجه هے که جاپان کا ایک سوشیالسٹ اپنے آپکو روس کے سوشیالسٹوں کي جماعت میں داخل سمجهتا هے ' حالانکه اوسنے ان لوگوں کی صورت بهی نهیں دیکهي هے - تاهم اشتراک دماغ و اجتماع اجسام میں ایک قسم کا مخفي رابطه ضرور هے - چند آدمی ایک جگه رهتے رهتے متحد المذاق هوجاتے هیں - متحد المذاق لوگ خود بخود ایک جگه جمع هوجاتے هیں لیکن اونکو دماغ هی نے ایک کیا هے -

(۲) پس جماعت چند دماغوں ' چند خیالات ' اور چند عقائد کے عقلی مجموعه کا نام هے - لیکن جسطرح چند مادی اجزاء کے انضمام و ترکیب سے ایک جدید حقیقت عالم وجود میں آتی هے ' اور ان اجزاء کے تمام خواص و کیفیات سابقه کا استحاله ایک جدید کیفیت میں هوجاتا هے - آکسیجن اور هیڈروجن ملکر پانی کی صورت اختیار کرلیتے هیں - اور حالت انفراد میں انکے جو خواص و اعراض تهے ' وه ایک نئي کیفیت میں متبدل هوجاتے هیں - بعینه اسی طرح چند دماغوں کی ترکیب و انضمام سے ایک مستقل دماغ پیدا هوجاتا هے جسکے قواے عقلیه فرد کے دماغ سے بالکل مختلف هوتے هیں ترکیب و انضمام سے پہلے ان دماغوں میں ایک ارسطو کا دماغ تها - دوسرا افلاطون کا - تیسرا ایک مجنون شخص کا - اور چوتها ایک نهایت بلید الطبع آدمي کا ' لیکن اب اشتراک و اتحاد نے ان تمام مختلف العقل دماغوں کو ایک کردیا هے ' اور اس مجموعه میں شامل هوکر ارسطو اور افلاطون کے مخصوص قواے دماغي بالکل فنا هوگئے هیں - اب همکو اس مجموعه دماغ میں ارسطو و افلاطون کي اوس مخصوص قوت فکریه کی تلاش نهیں کرنی چاهیے جسنے فلسفهٔ مشائیه و فلسفه اشراقیه کی مستقل شاخوں کو قائم کیا تها - همکو اس مجموعه میں اوس مجنون اور بلید الطبع شخص کے تمسخر انگیز خیالات کا پته بهي نهیں ملسکتا "

جو ابھي کبھي ھمارے لیے ظرافت کا سامان مہیا کرتے تھے - اب ایک مستقل دماغ اور جدید خیالات کا سلسلہ پیدا ھوگیا ھے - یہي دماغ ھے جسکو جماعت کا دماغ ' اور یہي خیالات ھیں جنکو جماعت کا علم و عقیدہ کہا جاتا ھے - اگر اس دماغ نے اپنے اندر مجنونانہ کیفیات پیدا کرلي ھیں ' تو سمجھنا چاھیے کہ ارسطو اور افلاطون بھي مجنون ھوگئے ھیں' اور اگر یہ دماغ ارسطو و افلاطون کے قواے عقلیہ کا مرکز ھے ' تو یقین کرلینا چاھیے کہ کبھی کبھی بعض مجنوں اور بلید الطبع اشخاص بھی ارسطو و افلاطون ھوجاتے ھیں -

(ھیئۃ اجتماعیہ کا دماغي اضطرار)

(۳) لیکن چند دماغوں کی ترکیب سے جو مستقل دماغ پیدا ھوتا ھے ' وہ اگرچہ کبھی کبھی ارسطو و افلاطون کے نتائج فکریہ سے بھي لبریز ھوجاتا ھے ' لیکن اکثر خواب پریشاں ھی دیکھا کرتا ھے - اوسکے پرزے اپنے قابو میں نہیں رھتے بلکہ اضطراري طور پر خود بخود کسي اندرونی برقی طاقت سے چلتے رھتے ھیں اور کبھی نہیں تھکتے - بلکہ ھمیشہ جدید موثرات کے لیے منتظر و آمادہ رھتے ھیں -

مادہ جسقدر صورت کے قبول کرلینے کیلیے آمادہ ھوگا' اوسیقدر صورت کا شکل آساني کے ساتھہ عمل میں آئیگا - جماعت کا دماغ بھی موثرات کیلیے منتظر و مستعد رھتا ھے - اسلیے وہ ھر قسم کی غلط افواھوں اور متناقض خبروں کو قبول کرلیتا ھے - وہ جدت چاھتا ھے - حقیقت سے اوسکو غرض نہیں ھوتي - بھوک اچھی اور بري غذا میں تفریق و امتیاز نہیں کیا کرتي - جماعت کا دماغ بھي جوع البقر مرض میں مبتلا رھتا ھے' اسلیے ھر قسم کی غذا کو بآساني ھضم کر لیتا ھے - یہی وجہ ھے کہ قدیم لٹریچر میں جو عجیب و غریب قصے مذکور ھیں' اونکو جماعت ھي کے دماغ نے حسن قبول کا خلعت عطا کیا ھے !

(سفر بے مقصود)

انسان کو صرف نتائج ھی جادۂ اعتدال پر لے جاتے ھیں - اگر آپ کو بازار میں سودا خریدنا ھے تو آپ اوس سڑک کو ڈھونڈھینگے جو بازار کی طرف بخط مستقیم جاتی ھے ' لیکن اگر آپ آوارہ گردي کیلیے نکلے ھیں تو آپ کیلیے ھر سڑک مساویانہ حیثیت رکھتي ھے - لیکن جماعت نہایت مختلف الاجزاء لوگوں سے مرکب ھوتی ھے ' وہ متحد الخیال ھوتی ھے ' لیکن اس اتحاد و اتفاق کا اکثر کوئي حقیقي مقصد نہیں ھوتا - اسلیے اونکا دماغ ھمیشہ آوارہ گردي کرتا پھرتا ھے : في کل واد یھیمون - آوارہ گرد لوگ ھمیشہ سرعت کے ساتھہ قدم اوٹھاتے ھیں' اسلیے جماعت کا دماغ بھي عموماً مبالغہ اور غلو و اغراق کی طرف مائل رھتا ھے اور مختلف دماغوں کی ترکیب سے اوسکی اغراق پسندي کي قوت میں اور اضافہ ھوجاتا ھے - وہ ھرچیز میں مبالغہ پیدا کرتی ھے - خبرونکي اشاعت نہایت مبالغہ انگیز طریقہ سے کرتي ھے - ایک شخص کي تعریف کرتي ھے تو اطراء اوسکا لازمی جزء ھوتا ھے - ھجو پر آمادہ ھوتي ھے تو انسان کو چارپایا بنا دیتی ھے - کسیکي دوستي کرتي ھے تو اس محبت کے ساتھہ کہ تمام جذبات بغض و حسد کو بھول جاتي ھے دشمن ھوتی ھے تو پھر قدیم عہد مودت اوسکو یاد نہیں رھتا - ایسی حالت میں وہ بد اخلاق بھي ھو جاتي ھے ' خون اوسکے نزدیک پاني کے برابر ھو جاتا ھے - مسجد اور بت خانے میں وہ بالکل تفریق نہیں کرتي - کبھي لوٹتی ھے ' کبھي آگ لگاتي ھے ' کبھي خون بہاتي ھے ' کبھي عظیم الشان عمارتوں کو منھدم کردیتي ھے -

ایسي حالت میں اوسکي قوت جسماني میں بھي اضافہ ھوجاتا ھے - پلوں کو توڑ دیتي ھے ' پہاڑوں کو مسمار کردیتی ھے '

(تحریف و تمسیخ صور و افکار)

کبھي کبھی اوسکی یہ مبالغہ آفرینی ایک نیا قلب بدلتي ھے - یعنے جب واقعات میں اغراق کا کوئي جدید پہلو نہیں پیدا کر سکتی تو اونکو مسخ کردیتی ھے - زمانۂ قدیم کي جنگجو قوموں کے خوفناک چہرے ' اونکے عظیم الشان ھتھیار ' اونکے فن جنگ کے عجیب و غریب کرتبوں کي داستانیں ' ھم آج تمسخر انگیز سمجھتے ھیں - لیکن در حقیقت وہ بالکل اصلیت سے خالي نہیں ھیں البتہ جماعت کے دماغ نے اون کو ھمارے سامنے مسخ شدہ صورت میں پیش کیا ھے ' اسلیے اونکے اصلي خط و خال ھمارے نظروں سے چھپ گئے ھیں -

(۴) یہ ممکن تھا کہ اوسی زمانے میں یہ مصنوعي پردے ھٹا دیے جاتے اور دنیا ان واقعات کی اصلی صورت دیکھہ لیتي - لیکن جماعت جس عالمگیر مرض میں مبتلا ھوتي ھے ' وہ متعدي ھوجاتا ھے ' وہ ایک ھی کان سے سنتي ھے ' ایک ھي آنکھہ سے دیکھتي ھے' ایک ھی دل سے یقین کرتي ھے' اسلیے ایک شخص جو کچھہ کہتا ھے ' پوری جماعت کی زبان سے کہتا ھے ' اور ھر شخص اوسکا اوسیطرح یقین کرتا ھے جسطرح کہنے والا اوس پر ایمان لایا تھا -

(چند مثالیں)

واقعات سے اسکی متعدد مثالیں فراھم کی جاسکتی ھیں - فرانس میں سوء اتفاق سے دو لڑکیاں ڈوب گئیں - لاش نکالي گئي تو چند اشخاص نے انکي شناخت کی - مزید توثیق کےلیے بہت سے لوگوں کی شہادت لیگئی اور ھر شخص نے اونکی تائید کي - انسپکٹر پولیس نے اونھي لوگوں کي شہادت پر اونکي تجہیز و تکفین کا حکم دیدیا -

لیکن چند ھي دنوں کے بعد معلوم ھوا کہ وہ لڑکیاں زندہ ھیں ' اون میں اور ڈوبنے والي لڑکیوں میں صرف معمولي مشابہت تھی جس نے ایک جماعت کو دھوکے میں ڈالدیا -

اسی طرح ایک لڑکے نے ایک دوسرے لڑکے کي لاش کي شناخت کي تھي ' اور بہت سے لوگوں نے اسکي شناخت پر یقین کر لیا تھا ! اس واقعہ کي عام طور پر شہرت ھوئی تو ایک عورت روتي پیٹتي آئي کہ " وہ میرا ھي لڑکا تھا " لاش کے اوپر سے کپڑا اوتار کر دیکھا گیا تو اوسکے پیشاني میں ایک زخم تھا ' اوسکو دیکھکر عورت اور چلائي : "بے شک' یہي میرا لڑکا ھے - وہ تو مہینوں سے گم تھا ' چند لوگ اوسکو پکڑ لے گئے اور قتل کرڈالا " اس عورت کے اور عزیز و اقارب بھي آے - اونھوں نے بھی کہا کہ " بیشک یہ وھي لڑکا ھے " جس مدرسہ میں تعلیم پاتا تھا اوسکے مدرس سے بھي شناخت کرائي گئي - اوس نے بھي اوسکے گلے کے تعویذ کو دیکھہ کر کہا کہ " یہ وھي ھے - اسکے تعویذ کو میں خوب پہچانتا ھوں "

لیکن بعد کو معلوم ھوا کہ یہ تمام شہادتیں غلط تھیں - وہ شہر بورڈو کے کسي شخص کا لڑکا تھا - وھیں مقتول بھي ھوا تھا' اس عورت کے لڑکے سے اسے بھي تعلق نہیں !!

(سریان خیال)

جماعت کے اس دماغي مرض کا نام سریان خیال ھے - پہلے ایک دماغ دو چیزوں کی خفیف مشابہت سے ایک غلط خیال پیدا کرتا ھے - پھر تمام جماعت اندھا دھند اوسکا یقین کرلیتي ھے - دریا میں کنکري پھینکنے سے ایک چھوٹا سا دائرہ پیدا ھوجاتا ھے جو رفتہ رفتہ پھیل کر تمام سطح آب کو محیط ھو جاتا ھے - بعینہ اسي طرح جماعت میں ایک شخص ایک خیال قائم کرتا ھے ' جسکو جماعت کے دماغ کچھ کارروائی عام کردیتي ھے - یہي وجہ ھے کہ جماعت کي تمام روایتیں غلط ھوتي ھیں ' یا کم از کم قابل اخذ و قبول نہیں ھوتیں - سریان خیال کا اثر ضعیف العقل لوگوں پر

بنا پر توهم میں عموماً مبتلا نظر آتے هیں - لیکن جماعت عموما ضعیف الدماغ هوتي هے - جماعت میں شامل هوکر ارسطو اپنے بهترین دماغ کي خصوصیات کهو دیتا هے -

جماعت کي دماغي حالت بالکل عورتوں سے مشابه هوتي هے - یهي وجه هے که وه اس قسم کے توهمات میں مبتلا هو جاتي هے - یه آج جو لوگ کلکته سے بهاگ رهے هیں' وه اسي سریان خیال کي ایک بهتي هوئي موج هیں!

جماعت میں جو مخصوص اوصاف پیدا هوجاتے هیں' اونکا باعث پهر بهي سریان خیال هی هے - ایک فرد جماعت میں شامل هوکر دوسرے افراد کي شرکت سے ایک جدید طاقت حاصل کرلیتا هے - جسطرح مسمریزم کا عمل انسان کي اصلي قوت شاعره کو فنا کرکے ایک جدید قوت شاعره پیدا کر دیتا هے جس سے عجیب و غریب افعال سر زد هوتے هیں ' اسیطرح افراد کے باهمي تاثیر و تاثر سے ایک برقي رو پیدا هوجاتي هے جسکو سریان خیال یا عدوي کهتے هیں - یهي سریان خیال جماعت کے عقائد و خیالات اور مقاصد و اغراض کو متحده کر دیتا هے ' اور اوس سے ایسے عجیب و غریب افعال صادر هونے لگتے هیں جو شخصي حالتوں میں بالکل محال تهے - اوسکے تمام عقائد بدل جاتے هیں ' اوسکا قدیم نظام اخلاق درهم برهم هوجا تا هے' اوسکے عوارض شخصیه سلب هوجاتے هیں - جماعت میں شامل هوکر بزدل بهادر هوجاتا هے ' بخیل فیاض ' بنجاتا هے ' ضعیف غیر معمولي قوت حاصل کرلیتا هے - مادي اصول کي بنا پر جو چیز جس قوت سے اوبهرتی هے' اوسي قوت سے دبتي بهي هے - زمانۂ جنگ میں مذهبي عقائد' وطني جوش' اخلاقي محاسن' ادبی لٹریچر' غرضکه هر چیز میں ابهار پیدا هوجا تا هے - اگر کسي قوم نے ان کو دبا دیا تو وه همیشه کیلیے دب جاتے هیں - اگر ابهار دیا تو همیشه کیلیے ابهر جاتے هیں - جنگ میں جو انقلاب عام پیدا هو جاتا هے' وه اسي سریان خیال کا نتیجه هے -

اگرچه برقي رو اور عمل مسمریزم کي طرح سریان خیال کي کوئي توجیه و تعلیل نهیں کي جاسکتي - تاهم وه ایک فطرتي چیز هے' اور انسانوں سے لیکر حیوانات تک میں موجود هے - بکریوں کے ریوڑ میں ایک بهیڑیا گهستا هے ' ایک بکري اوسکو دیکهکر بهاگتی هے - دوسري بکریوں کو اسکی خبر نهیں هوتي ' مگر بهاگنے میں سب کي سب اوسکي شریک هوجاتی هیں - اردو میں بهیڑیا چال ایک عام محاوره هے - کسی خطرے کي حالت میں ایک گهوڑا هنهناتا هے' تمام گهوڑوں کے کان کهڑے هوجاتے هیں - انسانوں میں تقلید کا ماده بهي اسي سریان خیال نے پیدا کیا هے - سریان خیال جسم پر بهي اثر ڈالتا هے - طبي تجارب سے ثابت هوگیا هے که جو ڈاکٹر پاگلوں کا علاج کرتے هیں' وه کبهي کبهي خود بهی پاگل هوجاتے هیں -

سریان خیال کیلیے جماعت کا ایک جگهه مجتمع هونا بهي ضروري نهیں - وه ایک سیلاب هے جو خود بخود هم تک پهونچتا هے سنه ۱۸۴۸ع میں پیرس میں جو شورش انقلاب هوئي ' اوس نے چند هي دنوں کے اندر تمام یورپ کو گهیر لیا -

جماعت کے تمام وحشیانه افعال کا وهي مصدر هے - انسان کو کسی فعل سے صرف لعنت و ملامت اور روک ٹوک کا خیال باز رکهتا هے' لیکن سریان خیال جماعت کو متحد الافکار بنا دیتا هے ' اسلیے محض ایک فرد کسي دوسرے فرد کو روک ٹوک نهیں سکتا - اسی کا نتیجه هے که جماعت جو کچهه چاهتی هے کر ڈالتی هے ' اور اوسکو کسي قسم کي ندامت نهیں هوتي - خود هر فرد کي اخلاقي قوت حاسه فنا هوجاتی هے - دوسرے افراد روک سکتے تهے ' لیکن وه بهي اسي مرض میں مبتلا هیں ' - ایسي حالت میں اندهوں کو کون راسته دکها سکتا هے ؟

بعض ڈاکٹروں نے تجربه سے ثابت کیا هے که زمانه جنگ میں تمام قوم بالخصوص فوج ایک طرح کے جنون میں مبتلا هوجاتي هے - ممکن هے که یه سریان خیال کی غلط تعبیر هو ' یا اس هیجان دماغی نے حقیقي جنون پیدا کردیا هو -

شاید کسیکو خیال هو که جماعت بهت سے مفید کام بهي کرتي هے' وه جدید مذاهب کي بنیاد ڈالتي هے ' قدیم عقاید کو محفوظ رکهتي هے ' آزادي کا سنگ بنیاد رکهتي هے ' عزت کا جهنڈا بلند کرتي هے' مظلوموں کي حمایت کیلیے جان تک - دینے سے دریغ نهیں کرتي یه تمام کام کسي قوت شاعره سے انجام نهیں پا سکتے - ان میں تو ایک لا زوال روح حیات پائي جاتي هے - لیکن در حقیقت یه خیال صحیح نهیں هے - کسي عمل کا مفید هونا اس بات کي دلیل نهیں هوسکتا که وه کسي بیدار دماغ کي قوت فکریه کا نتیجه هے -

دنیا کا نظام تمامتر قواے غیر شاعره هی کے اشاروں پر چل رها هے - آفتاب کي حرارت' ماهتاب کي روشني' دریا کي رواني' هوا کے جهونکے' دنیا کیلیے کسقدر مفید هیں ؟ لیکن کیا یه ذي شعور هستیاں هیں ؟ خون ماده حیات هے ' لیکن وه همارې رگوں میں اندها دهند دوڑتا پهرتا هے - عمل هضم پر مدار زندگي هے ' لیکن قوت هاضمه میں خود حس و ادراک نهیں هے -

سب سے بڑهکر یه که قوی دماغوں پر مسمریزم کے عمل کا بهت اثر هوتا هے - جماعت خود تو ضعیف الدماغ هوتی هے ' اور اسیلیے سریان خیال کی رو کي لپیٹ میں آجاتي هے ' لیکن اوسکا لیڈر ایک بیدار دماغ آدمي هوتا هے ' اسلیے وه اپني حس و ادراک کو محفوظ رکهتا هے - جماعت سے یه تمام مفید کام وهي لیتا هے -

جماعت صرف کام کرنا جانتي هے - اوسکو نفع و نقصان سے بحث نهیں هوتي - عظیم الشان عمارتوں کو مزدور بناتے هیں لیکن عمارت کا نقشه دوسرے دماغ کا نتیجه هوتا هے - مزدور اوسکے حسن و قبح سے نا واقف هوتے هیں -

بهر حال جماعت دماغ رکهتي هے ' مگر وه عقل و شعور سے خالي هوتا هے - لیکن سوال یه هے که جماعت میں داخل هو کر افراد کي حالت میں ایسا عجیب و غریب انقلاب کیوں پیدا هو جاتا هے ؟ بظاهر یه ایک نهایت تعجب انگیز بات هے که ارسطو کبهي کبهي مجنوں بهی هوجاتا هے ' اور ایک بلید الطبع شخص افلاطون کي خصوصیات ذهنیه سے متصف هو سکتا هے - حضرت ابوبکر رضی الله عنه کي متانت ' سنجیدگي اور حلم و وقار ضرب المثل هے - لیکن صلح حدیبیه میں اونکي زبان سے بهي بعض سخت کلمات نکل جاتے هیں -

کیا یه دنیا کا کوئي مستثني واقعه هے ؟ کیا یه کسي مادي اصول کے تحت میں داخل نهیں هو سکتا ؟ دنیا جن موثرات خارجیه سے لبریز هے ' اور وه دنیا پر جس طرح جابرانه حکومت کر رهے هیں ' اونکے پیش نظر رکهه لینے کے بعد یه انقلاب بهي نظام مادي کے تحت میں آسکتا هے - وه کتنا هی عجیب و غریب هو لیکن کوئي معجزه نهیں هے جسکي تعلیل و توجیه نه کي جاسکے' اور هماري آینده صحبت بهت سے اهم سوالوں کا جواب دیگي -

تاریخ و عبر

ریوٹر ایجنسی

تاریخ تاسیس و اشاعۃ

ریوٹر' جسکا نام آج ہر اخبار بیں کی زبان پر ہے' خبر رسانی کی ایک عظیم الشان کمپنی ہے - اگرچہ ریوٹر ایک جرمن لفظ ہے مگر اس کمپنی کو جرمنی سے کوئی تعلق نہیں - یہ خالص انگریزی کمپنی ہے' اور کرۂ ارضی کے تمام بحر و بر میں اسکے خاص ایجنٹ موجود ہیں جو ہر قسم کے واقعات کی مرکز کو اطلاع دیتے رہتے ہیں -

اسکا بانی " جولی ایس ریوٹر " پروشیا کا ایک نوجوان یہودی تھا - جب ٹیلیگراف کی ایجاد کا اعلان ہوا تو اسے خیال آیا کہ اس ایجاد سے اخباروں کو بہت مدد ملسکتی ہے -

یہی خیال تھا جو سنہ ۱۸۴۹ ع میں ایک کمپنی کی شکل میں ظاہر ہوا - اس نے بہ مقام لاشاپل (جرمنی) ایک کمپنی قائم کی' جسکا مقصد یہ قرار دیا کہ مختلف مقامات سے تجارتی اور مالی خبریں فراہم کرکے لوگوں کے پاس بھیجی جائیں - اس وقت ٹیلیگراف کا سلسلہ بہت کم مقامات پر تھا - اسلیے خبریں بسا اوقات ریل کے ذریعہ اور کبھی کبھی نامہ بر کبوتروں کے ذریعہ فراہم کرنا پڑتی تھیں -

چند روز کے بعد وہ لندن چلا آیا اور یہاں آ کے اس نے سنہ ۱۸۵۱ ع میں اپنی مشہور عالم کمپنی از سر نو قائم کی - لندن میں جو کمپنی اس نے قائم کی تھی' اس نے اپنا دائرۂ عمل صرف تجارتی اور مالی خبروں تک محدود رکھا تھا - اس ای کمپنی سے خبریں خریدنے والے زیادہ تر یونانی تاجر تھے' جنکو دریاے ڈینوب سے گیہوں کی روانگی کے متعلق خبروں کی خاص طور پر ضرورت رہا کرتی تھی -

مگر تھوڑے عرصہ کے بعد ریوٹر نے محسوس کیا کہ اگر تمام انگریزی اخبارات کو ہر قسم کی خبریں پہنچانے کا انتظام کیا جاے تو اس میں کامیابی کے بہت مواقع ہیں' کیونکہ اسوقت تک تمام مقتدر انگریزی اخبارات کو خارجی خبروں کے لیے اپنے اپنے خاص نامہ نگار رکھنا پڑتے تھے -

اس زمانہ میں ایک اخبار " مارننگ ایڈورٹائزر " کے نام سے نکلا کرتا تھا - ریوٹر نے اس اخبار کو کمپنی سے خبر لینے پر راضی کیا - " مارننگ ایڈورٹائزر " خارجی خبروں کے لیے ۴۰ - پونڈ ماہوار دیا کرتا تھا - ریوٹر نے کہا کہ وہ خارجی خبریں صرف ۳۰ پونڈ ماہوار پر دیدیا کریگا - " مارننگ ایڈورٹائزر " اور اسکے علاوہ چند اور اخباروں نے یہ نرخ منظور کرلیا -

وہ عظیم الشان کمپنی' جو آج دنیا کی سب سے بڑی خبر رساں کمپنی' ہے اسکا آغاز یہ تھا !

دوسرے سال ایجنسی کی خوش قسمتی سے اسکی اہمیت محسوس ہونے کا ایک عمدہ موقع پیدا ہوگیا -

جب مقام ٹیلریس میں آسٹرین سفیر کو نپولین سوم نے باریاب کیا تو نپولین نے اس سے کہا :

" افسوس ہے کہ میرے تعلقات آپکی حکومت سے جیسے عمدہ پہلے تھے ویسے اب نہیں' مگر آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ اپنے آقا کو یہ اطلاع دیدیں کہ میرے خیالات میں کوئی تغیر نہیں ہوا ہے "

یہ الفاظ ۹ - فروری سنہ ۱۸۵۹ ع کو ایک بجے کہے گئے تھے مگر اسی دن ۲ بجے ٹائمز کے دوسرے ایڈیشن میں شائع ہوگئے - اس سے ایک طرف تو اسٹاک ایکسچینج میں تہلکہ پڑ گیا دوسری طرف ریوٹر کا نام گھر گھر پھیل گیا -

اسکے بعد سے ریوٹر ایجنسی کی طرف اخبارات کی توجہ بڑھنے لگی' اور وہی ایجنسی جو پہلے صرف یونانی تاجروں کو ڈینوب سے آنے والے گیہوں کی خبریں دیا کرتی تھی' آج تمام دنیا کی خبریں عالم صحافت کے ایک بڑے حصہ کو دے رہی ہے' اور اپنے نامہ نگاروں کے جال سے تمام دنیا پر چھائی ہوئی ہے !

(طریق حصول انباء و اخبار)

ریوٹر ایجنسی جسقدر خبریں دیتی ہے' اسکے متعلق یہ خیال کرنا صحیح نہوگا کہ وہ سب اسے اپنے خاص نامہ نگاروں سے ملتی ہیں -

جسطرح اسوقت ریوٹر ایجنسی انگلستان کی قومی خبر رساں ایجنسی ہے' اسی طرح یورپ کی اکثر بڑی سلطنتوں میں انکی قومی ایجینسیاں موجود ہیں - فرانس کی قومی خبر رساں ایجنسی کا نام " ہاواس " ہے - جرمنی میں " ولف " ہے - اٹلی کی ایجینسی کا نام " سٹیفان " ہے - جاپان بھی ایک قومی ایجینسی بنانے والا ہے - اور ترکوں نے بھی ایک ایجنسی قائم کرلی ہے -

ہم نے اوپر بیان کیا ہے کہ ریوٹر کے نامہ نگار دنیا کے تمام بڑے بڑے شہروں میں ہیں - لیکن ظاہر ہے کہ واقعات و حوادث صرف بڑے شہروں ہی میں نہیں ہوتے اسلیے ریوٹر ایجینسی نے یہ انتظام کیا ہے کہ دوسری ایجینسیوں سے انکے ملک کے چھوٹے چھوٹے شہروں کی خبریں لے لیتی ہے' اور اپنے نامہ نگاروں کو دیدیتی ہے - اسکے معاوضہ میں ریوٹر ایجینسی انکو خبریں دیتی ہے -

اس ایجنسی نے اب اپنے عمل کا دائرہ اور وسیع کرلیا ہے - خبر رسانی کے علاوہ اب لوگوں کے پرائیوٹ ٹیلیگرام بھی بھیجتی ہے - چونکہ اسکے یہاں کا کوڈ سسٹم نہایت عمدہ ہے اسلیے ایجنسی اور کمپنی دونوں کو کفایت رہتی ہے - اسوقت وہ جسقدر پرائیوٹ ٹیلیگرام بھیجتی ہے انکا روزانہ اوسط ایک ہزار ہے -

اس نے روپیہ کا کاروبار بھی شروع کر دیا ہے - ہر سال کروڑوں روپیہ اسکی معرفت لوگوں کے پاس آتا جاتا رہتا ہے - کمپنی کا پہلا ڈائریکٹر بیرن ڈی ریوٹر تھا - اس نے سنہ ۱۸۹۹ میں انتقال کیا - اب ایجینسی کا موجودہ منیجنگ ڈائریکٹر اسکا لڑکا ہے -

اس ایجینسی کی اصلی خصوصیت یعنی جلد سے جلد اطلاع دینا اسوقت پوری طرح قائم ہے - اس نے ولیعہد آسٹریا کے قتل سراجیو کی خبر تمام ایجنسیوں سے ایک گھنٹہ قبل اور جہاز ایمپرس آف آئرلینڈ کے غرق ہونے کی اطلاع دو گھنٹہ قبل دی تھی -

اولین جنگ فرانس و جرمنی

نتائج سیاسیه و اقتصادیه و عمرانیه

اولین جنگ فرانس و جرمنی نے دونوں سلطنتوں میں ایک عظیم الشان ' ملکی ' تمدنی ' اور اقتصادی انقلاب پیدا کر دیا ' جسکا پرتو ان دونوں ملکوں کے ذرے ذرے میں نظر آتا ہے -

(فرانس)

(مردم شماری ' رقبه ' مداخل و مصارف)

سنه ۱۸۷۰ ع میں فرانس کا رقبه ۲۲۲۷۰۰ میل مربع تھا ' اور ۳۸۰۰۰۰۰۰ آدمی اوس میں آباد تھے ' لیکن اس جنگ کے بعد اوسکا رقبه ۲۰۷۰۵۴ میل ہو گیا ' اور مردم شماری ۳۶۰۰۰۰۰۰ تک گھٹ گئی ' کیونکه سرحد فرانس کا ایک بڑا حصه جرمنی میں منتقل ہو گیا ' اور السیس اور لورین کے دو بڑے صوبے نکل گئے - سنه ۱۹۰۶ ع تک اس تعداد میں صرف ۳۹۲۵۲۰۰۰ کا اضافه ہوا تھا -

لیکن جرمنی کی مردم شماری میں جو روز افزوں ترقی ہو رہی ہے ' اوسکے لحاظ سے یه اضافه بمنزله صفر کے ہے -

سنه ۱۸۶۵ میں فرانس کی مالی آمدنی ۷۵۰۰۰۰۰۰ گنی تھی اور اسیقدر خرچ بھی تھا - لیکن گذشته سال اسکی مقدار ۱۷۰۰۰۰۰۰۰ گنی تک پہنچ گئی -

سنه ۱۸۷۰ میں فرانس پر ۵۰۰۰۰۰۰۰۰ گنی کا قرض تھا - لیکن گذشته سال میں اسکی مقدار ۱۲۵۷۲۸۷۰۰۰ تھی - پہلے اوسکا نظام سلطنت شخصی تھا ' اس جنگ کے بعد اوسنے جمہوریت کا قالب اختیار کرلیا -

سنه ۱۸۷۰ میں اسکی بری فوج ۲۵۰۰۰۰ پیدل اور ۶۲۰۰۰ سواروں سے مرکب تھی ' لیکن جنگ کے زمانے میں پیدل سپاهیوں میں تقریباً دو گنے کا اضافه کیا جا سکتا تھا ' اور سواروں کی تعداد ۱۰۰۰۰۰ تک پہونچائی جاسکتی تھی - توپچی ۱۶۰۰۰ تھے جنکی تعداد حالت جنگ میں ۴۰۰۰۰ تک ہوسکتی تھی -

سنه ۱۸۷۰ میں فرانس کی بحری طاقت ۴۳ جہازوں کا مجموعه تھی ' جو مجموعی طور پر ۱۸۵۷۵ گھوڑوں کی طاقت رکھتے تھے ' اور ۷۷۷ توپیں ان جہازوں پر نصب تھیں -

لیکن چالیس برس کے بعد اسکی کل بری فوج کی تعداد ۶۳۸۰۰۰ کردی گئی ' اور بحری طاقت کو بھی زمانهٔ حال کے رجحان بحری کے مطابق بڑی کوشش سے ترقی دی گئی ہے - ڈریڈناٹ ۲۸ ' کروزر درجه اول ۱۲ ' درجه ثانیه ۱۵ درجه ثالثه ۲۰ - ڈیسٹرایر (تباه کن) ۸۰ ' تار پیڈو ۱۵ سب میرین (تحت البحر) ۷۰ -

(جرمنی)

سنه ۱۸۷۰ ع میں پروشیا صرف ایک ریاست کی حیثیت رکھتا تھا - جنگ کے بعد وہ ایک مستقل سلطنت بن گیا ' اور جرمن کے تمام صوبے پروشیا کے ماتحت آگئے ' اور داهیهٔ سیاست فرنگ یعنی پرنس بسمارک کا اس جنگ سے یہی مقصد بھی تھا - اسکا رقبه صرف ۱۳۷۰۰۰ - میل مربع تھا ' اب ۲۰۸۷۸۰ میل ہو گیا - پروشیا کی آبادی جنگ سے پہلے ۱۳,۰۰۰۰۰۰ آدمیوں سے بھی کم تھی ' لیکن اب کل جرمنی کی آبادی ۶,۵۰۰۰۰۰۰ - اشخاص کی ہوگئی ہے - جن میں سے ۴۰۲۰۰۰۰۰ آدمی صرف پروشیا میں آباد ہیں - یعنی قتل و خون کی اس غارتگری سے صرف پروشیا کی مردم شماری میں تقریباً دوگنی تعداد کا اضافه ہوگیا !!

سنه ۱۸۷۰ ع میں جرمنی کی فوجی طاقت فرانس کے برابر بلکه اوس سے بھی کم تھی - صرف ضرورت کے وقت اوس میں اضافه ہو سکتا تھا - اوسکی فوجی طاقت اب بھی اسی قدر ہے ' لیکن زمانه جنگ میں اوسکی تعداد ترقی کر کے المضاعف ہوجاتی ہے -

سنه ۱۸۷۰ ع میں اوسکی بحری طاقت جن اجزاء سے مرکب تھی ' انکی مجموعی تعداد ۹۳ سے زیاده نه تھی - ان میں بڑے جہاز صرف ۱۰ تھے - جن میں ۲۵۰ توپیں تھیں ' باقی چھوٹی بڑی مختلف قدیم عہد کی کشتیاں تھیں -

لیکن اسکے بعد جرمنی نے اپنی تمام قوت کو جنگ کے بری و بحری ساز و سامان میں صرف کرنا شروع کردیا ' اور اس سرعت کے ساتھ ترقی کی ' جسکی نظیر تمام تاریخ عالم میں نہیں ملسکتی - اسکی ترقی محض تعداد نفوس و مراکب جنگ کی نه تھی بلکه فن و صنائع جنگ و آلات جنگ کی ' اور اسی وجہه سے جسقدر وقت گذرتا گیا ' اتنا ہی اسکا رعب جنگی اور استیلاے حربی تمام یورپ پر چھانے لگا - یہاں تک کہ چالیس برس کے بعد وہ جدید یورپ میں جنگ و طاقت کے ایک ہولناک عفریت کی شکل میں نمودار ہوئی ' اور قواء دول کے توازن کی میزان اسکے ہاتھه میں آ گیا -

ساز و سامان جنگ میں اسکی بحری قوت ہمیشه ایک راز سربسته رہی ہے ' اور کوئی صحیح اندازہ اسکے متعلق نہیں کیا جاسکا ہے - وہ معمولی شمار و اعداد جو خود برلن میں شایع ہوتے رہے ہیں اور جنکو عموماً اصلیت سے بہت کم سمجھا گیا ہے ' انسے معلوم ہوتا ہے که اس تمام عرصے میں اسکی بحری قوت ہر طرح ۲۵۰ جہازوں تک پہنچ گئی جن میں ڈریڈ ناٹ جہاز تقریباً ۶۰ - ۷۰ ہیں -

(دونوں سلطنتوں کا مقابله)

ان اعداد و شمار کے مقابلے سے معلوم ہوتا ہے که رقبه اور آبادی دونوں کے لحاظ سے جرمنی نے جو ترقی کی اسکے مقابلے میں فرانس کی ترقی بہت حقیر ہے - سنه ۱۸۷۰ ع میں جنگ سے پہلے فرانس کا رقبه ۲۱۲۷۰۰ مربع تھا ' صلح کے بعد ۲۰۷۰۰۰ میل ہوگیا - آبادی ۳۸۰۰۰۰۰۰ تھی - صلح کے بعد رقبه میں جو کمی واقع ہوئی ' اوسکے ساتھه اس تعداد میں سے بھی تقریباً ۲ ملین آبادی اب لازمی طور پر گھٹ گئی ' اور صرف ۳۶ ملین آدمی فرانس میں رہ گئے - جنگ پر نصف صدی گذر چکی ہے لیکن اب تک اوسکی آبادی میں ۳ ملین سے کچھه ہی زیاده کا اضافه ہوا ہے -

لیکن جرمنی کی حالت فرانس سے بالکل مختلف ہے پہلے اوسکے تمام صوبے الگ الگ تھے ' اب ایک ہو گئے - فرانس کے رقبه مملکت کا ایک معتد به حصه بھی اوس میں شامل ہو گیا ' اسکے ساتھه ہی اوسکی مردم شماری بھی قدرتی طور پر زیاده ہوئی ' اور ان تمام اسباب سے اوسکی آبادی مجموعی طور پر ترقی کرکے تقریباً سه گونه ہو گئی ہے - جنگ سے پہلے پروشیا کی آبادی کی تعداد صرف ۲۳۰۰۰۰۰۰ تھی ' اب اوسکی آبادی ۴ ملین سے بھی زیاده ہے - فرانس کی مردم شماری میں اضافه نه ہونے کا بڑا سبب اوسکی عیش پرستی اور بے اعتدالانه تمدنی زندگی کے مضر نتائج ہیں - فرانس کا ہر عیش پرست انسان آزادانه زندگی بسر کرنا چاہتا ہے ' اور قدیم ازدواجی رسوم کی پابندی سے اکتا گیا ہے اسلیے اکثر لوگ سرے سے شادی کرتے ہی نہیں - بہت سے کرتے بھی ہیں تو اس شرط کے ساتھه که محدود اولاد پیدا کی جائیگی - اسکے متعلق میاں بی بی میں ایک محکم معاهده ہوجاتا ہے اور اوسکے خلاف عدالت میں چاره جوئی کی جاتی ہے

یہی وجہ ہے کہ تمام یورپین قوموں میں فرانس کی آبادی روز بروز گھٹتی جاتی ہے' اور اس نقصان عظیم کا صرف اوس وقت احساس ہوتا ہے' جب وطنیت کی راہ میں فرزندان وطن کی قربانی چڑھانیکی ضرورت ہوتی ہے !

سنہ ۱۷۷۰ع میں فرانس کی آبادی پروشیا سے ۱۵۰۰۰۰۰۰ زیادہ تھی' لیکن اب جرمنی کی آبادی فرانس کی آبادی سے ۲۵۰۰۰۰۰۰ زیادہ ہوگئی ہے - یہ سچ ہے کہ جرمنی کے رقبۂ ملک کی وسعت نے آبادی کے تناسب پر بھی اثر ڈالا ہے' لیکن اسمیں نسل کی عمدہ افزایش اور ازدواجی زندگی کے قیام کو بھی بہت کچھہ دخل ہے - جو لوگ جرمنی سے نکل کر نو آبادیوں میں یا دوسرے ملکوں میں آباد ہوگئے ہیں' اونکی تعداد اسکے علاوہ ہے -

دونوں سلطنتوں کے دار الحکومتوں میں بھی آبادی کا یہی تناسب نظر آتا ہے - سنہ ۱۸۷۰ع میں پیرس کی آبادی ۱۷۵۰۰۰۰ تھی - اب ۲۸۴۶۹۸۶ ہے - یعنی ایک ملین سے کچھہ ہی زیادہ اضافہ ہوا ہے - لیکن برخلاف اسکے اوسوقت برلن کی آبادی صرف ڈھائی لاکھہ تھی' مگر اب دو ملین یعنی ۲۰ لاکھہ تک پہنچ گئی ہے !!

مالی حالت بھی اسی کے قریب قریب ہے - سنہ ۱۸۷۰ع میں فرانس کی آمدنی ۷۵۰۰۰۰۰۰ گنی تھی اب ترقی کے بعد ۱۷۰۰۰۰۰۰۰ گنی ہے - با اینہمہ اسمیں دو گنے سے کچھہ ہی زیادہ اضافہ ہوا ہے - لیکن جرمنی کی آمدنی ۲۰۰۰۰۰۰۰ گنی تھی' اور اب ۱۴۲۰۰۰۰۰۰ سے بھی بہت زیادہ ہے - یعنی بہ نسبت پہلے کے سات گنا بڑھ گئی ہے !

اسیطرح ملک و حکومت اور قومی اور وطنی زندگی کی ہر شاخ میں دونوں کی حالت بالکل مختلف ہے -

(اخلاق و عادات)

دونوں قوموں کے اخلاق و عادات اور طور و طبائع میں بھی سخت اختلاف ہے - فرانسیسی عموماً رومی اقوام کیطرح ذکی الحس' تند مزاج' سریع الاشتعال' اور شدید الانفعال ہوتے ہیں - اور اسمیں شک نہیں کہ اعلی تمدن شہری و تمدنی زندگی اور جذبات رقیقہ و لطیفہ کے لحاظ سے وہ تمام اقوام یورپ میں فرد ہیں' لیکن عقل و جذبہ دو متضاد چیزیں ہیں اور دونوں کے نتائج مختلف ہیں - فرانس بے شبہہ جذبات مشتعلہ کا ایک آتشکدہ اور بھڑکتے ہوے عواطف کا ایک کوہ آتش فشاں ہے' لیکن سیاست کا دیو صرف عقل کے کوہ ہمالیہ ہی پر رہتا ہے' جسکی سطح ہمیشہ برف کے برودت سے سرد رہتی ہے -

فرانسیسی عموماً سیاست سے ناآشنا ہے - جب اوسکے غصہ کی آگ بھڑکتی ہے' تو خرمن عقل کو دفعۃً جلا کر خاک سیاہ کردیتی ہے' لیکن سیاست ہمیشہ حزم' استقلال' تدبر اور دور اندیشی کے برف زار میں نہایت سکون و اطمینان اور سرد تحمل کیساتھہ زندگی بسر کرنا چاہتی ہے' اسلیے اوس نے اپنا نشیمن یورپ کے دوسری سلطنتوں کو بنایا ہے - انہی سلطنتوں میں ایک جرمنی بھی ہے جرمن نہایت مستقل' ثابت قدم' اور غور و فکر کے عادی ہوتے ہیں - عقل و دور اندیشی اونکے جذبات کو قابو میں رکھتی ہے' ہر معاملہ پر نہایت غور و فکر کیساتھہ نظر ڈالتے ہیں' اور اوسپر عمل کرنیکا صحیح راستہ اختیار کرتے ہیں - وہ صرف مظاہرہ اور نمایش کو اپنی زندگی کا مقصد نہیں قرار دیتے' بلکہ مادی نتائج و عقلی حقائق اونکے پیش نظر ہوتی ہیں - یہی وجہ ہے کہ وہ خاموشی کے ساتھہ ہر حیثیت سے روز افزوں ترقی کرتے چلے گئے' اور کسیکو اسکی خبر نہ ہوئی - اگر قیصر جرمنی کی شہرت طلبی اونکو نمایاں نکرنا چاہتی' تو وہ ایسی خاموش عملی زندگی بسر کر رہے تھے کہ دنیا کو کبھی بھی اونکا علم نہوتا !

مکاتبات حربیه

فرنچ اور جرمن توپخانے

انناء جنگ سے پیشتر "... " کے جنگی نامہ نگار نے جرمن اور فرنچ توپخانوں کا باہم موازنہ کیا تھا - وہ لکھتا ہے کہ "توپخانہ میں سب سے اہم سوال میدانی توپخانے ہیں - اس بارہ میں انگریزی نوٹیسوں کا یہ خیال ہے کہ فرانس کو اپنے حریف پر قطعی اور یقینی فوقیت حاصل ہے - اگرچہ جرمنی نے ابھی پرانی توپوں کیلیے نئی گاڑیوں کا سامان کیا ہے' مگر تاہم فرنچ توپخانوں کی توپوں کی منجنیقیں' گاڑیاں اور دیگر ساز و سامان جرمنی کے میدانی توپخانوں کی توپوں سے بہتر ہے -

یہاں تک تو حالت عمدہ ہے' لیکن جب بڑائی میدان کی ہاوٹزروں کا نمبر آتا ہے' تو اسمیں فرانس جرمنی سے پیچھے نظر آتا ہے' جو "ہاوٹزر" ایک آتشیں آلہ ہے جو افق کے متوازی گولہ باری کرتا ہے -

جرمن سپاہ میں ہر دستہ فوج کےساتھہ میدانی ہاوٹزر کی تین باٹریاں ہوتی ہیں - اسکے مقابلہ میں فرنچ سپاہ کے پاس مختصرہ کے ہاوٹزر نہیں ہیں - فرانس اسکی کمی کی تلافی کرنا چاہتا تھا اور یہ تجویز کیا گیا تھا کہ میدانی توپوں کے دہانے پر ایک قسم کی ٹوپی لگادی جاے' جس سے انکی گولہ باری کی سرعت کم ہو جائیگی -

یہ معلوم ہوا ہے کہ اس تدبیر سے نشانہ کی صحت کے متعلق بعض عمدہ نتائج مرتب ہوے تھے -

مگر اس تجویز پر جو اعتراض ہوتا ہے وہ بالکل واضح اور کھلا ہوا ہے - ہاوٹزر کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ اسکے ذریعہ سے بڑے بڑے گولے مثلاً ۴۰ یا ۵۰ پونڈ کے پھینکے جا سکیں - یہ بات فرانس کی ان توپوں کو حاصل نہیں' کیونکہ وہ صرف معمولی میدان کی توپوں کے گولے پھینکسکتی ہیں -

جسطرح کہ ہمارے (انگلستان) پاس میدان کے لیے باقاعدہ بھاری توپیں ہیں اسطرح فرانس کے پاس نہیں' حالانکہ جرمنی کے پاس اسکا سامان یعنی توپیں وغیرہ ہیں -

بھاری ہاوٹزر کی تعداد دونوں سلطنتوں کے پاس ہیں' لیکن اگر مجموعی حیثیت سے دیکھا جاے تو یہ کہنا پڑتا ہے کہ دونوں سلطنتوں میں انتخاب کی ضرورت نہیں - یہ ظاہر ہے کہ میدانی توپوں کے ساز و سامان کی وجہ سے فرانس کو جو فوقیت حاصل تھی وہ اسلیے منسوخ ہوگئی ہے کہ اسکے پاس بھاری بیٹریاں اور میدانی ہاوٹزر نہیں ہیں -

ایسے اسباب موجود ہیں جنکی بنا پر یہ یقین کیا جا سکتا ہے

کہ فرانسیسی قلعوں کے توپخانے زیادہ تر قدیم وضع کے ہیں -

دونوں سلطنتوں کے توپخانوں کے متعلق ایک سوال یہ بھی ہے کہ ضرورت کے وقت دونوں سلطنتیں جسقدر توپیں فراہم کرسکتی ہیں' انکی صحیح تعداد کیا ہے ؟ یہ یاد رکھنا چاہیے کہ فرانس ابھی تک بٹری میں چار توپوں کے طریقہ پر اڑا ہوا ہے - حالانکہ جرمنی کی ایک میدانی بٹری میں ۶ توپیں ہوتی ہیں - یہ ظاہر ہے کہ ایک ۴ توپوں والی بٹری ۶ توپوں والی بٹری کا مقابلہ نہیں کرسکتی -

فرنچ صیغۂ جنگ کے جو اعداد و شمار شائع کیے ہیں' وہ یہ ہیں : کہ فرانس کے پاس ۴۵۰۴ توپیں اور جرمنی کے پاس ۳۳۷۰ توپیں ہیں - اگر ہم یہ فرض کرلیں کہ جرمنی سنہ ۱۹۱۷ تک بالکل خاموش رہے' اور اپنے سامان جنگ میں کوئی اضافہ نہ کرے تو اس صورت میں فرانس و جرمنی میں مقابلہ بہتر ہوگا - مگر اس فرض کی کوئی وجہ نہیں کہ جرمنی تین سال تک بلا وجہ خاموش رہیگی - اسکے علاوہ اسکے پیش نظر توپوں کی ایک اور وضع ہے' اور جب روپیہ کا سامان ہوگیا اسوقت اس پیش نظر وضع کی توپیں جرمن سپاہ میں روشناس ہو جائینگی

شعلۂ جنگ کا پہلا آتشکدہ

(سرویا اور آسٹریا)

(۲)

(پل)

پل کے قریب نگرانی کے لیے جو سپاہی تھے جب انہوں نے سملن سے آتی ہوئی کشتیوں کو دیکھا تو انہوں نے فوراً الارم بلند کیا - اسوقت ایک اسٹیمر چند کشتیوں کو لیے پل کے اس حصہ تک گیا' جہاں شگاف پڑ گیا تھا - جب ان کشتیوں سے رائفل کا فیر کیا تو انہوں نے اسکے جواب میں رائفلیں سر کیں - اسکے جواب میں ادھر سرویوں نے رائفلوں اور مشین گنوں چلانا شروع کیں فوراً آسٹرین ساحل پر دالے گئے

جو سروی مورچوں پل کی حفاظت کر رہی تھیں وہ ان مورچوں سے معہدہ آرا ہوگئے' جو توپوں پر آرہی تھیں یہ واقعہ اسوقت پیش آیا کہ سپاہیوں میں ایک افتادگی گئی اور پھٹی'

اور اسطرح پل کو عبور کرکے سروی ساحل تک پہنچنے کے لیے آسٹرین فوجوں کی کوششیں درہم برہم ہوگئیں -

کیا اسی ناکامی کی جھلاہٹ میں شہر پر گولہ باری کی گئی ؟ کوئی نہیں کہسکتا' مگر دوسرے ہی دن ۲۹ کو دو گولے پھٹکے انگریزی سفارتخانوں پر گرے اور انگریزی قونصل مرتے مرتے بچ گیا -

بلغراد اور سملن کے مابین ٹیلفون اب تک صحیح و سالم تھا اسکے ذریعہ سے سروین کمانڈر نے آسٹرین کمانڈر کو اس واقعہ کی اطلاع دی کہ اسکی گولہ باری سے انگریزی قونصل اور انگریزی جائداد پر دست درازی ہوئی ہے' جو اسوقت کا طرفدار ہے - اسکا یہ جواب ملا کہ تمہاری کومنجنس نے ہمارے مورچوں پر آتشباری کی تھی اسلیے ہم نے بھی آتشباری کی' اور اگر آیندہ پھر کبھی وہ ایسا کرینگے تو ہم بھی پھر یہی کرینگے -

اسی اثناء میں آسٹرین ریور گن بوٹ (دریا کی توپ بردار کشتیاں) دریا سے ڈنیوب میں پیرید کرتی ہوئی خاموش قلعوں کے سامنے سے گذریں - وہ گاہے ماہے گولے بھی پھینکتی جاتی تھیں جو ابھی خالی فضا میں بلند ہوتے تھے اور کبھی بلغراد کے مکان پر آکے گرتے تھے -

(مسٹر کون پر گولے)

۳۰ جولائی کو صدم کے رات میں فرنیکو سروین بنک میں تھا کہ ایک شراپنل گولا سوا [illegible] اس کمرہ کی کھڑکی کے آگے آکے پھٹا جس میں میں تھا' اس گولے کے ٹکڑے کو چور چور کردیا - میں بنک سے روانہ ہوکے گرینڈ ہوٹل کے قریب آرہا تھا کہ میرے بائیں جانب چند گز کے فاصلہ پر ایک گولہ آکے گرا' ایک عمارت منہدم ہوگئی اور ہم لوگ بالکل گرد پوش ہوگئے

تمام دکانیں کے سارا دن اور رات بھر شراب کے تہ خانوں میں بسر کی - گن بوٹ دو میل ہمارے دار پیدل کشتیوں کے برابر ہوتی ہیں' لیکن انکے مصارف بہت ہیں - یہ ایک ہزار میٹر کے فاصلہ سے خاموش قلعوں پر آتشباری کرتی ہیں - سروی اپنے توپخانے لاے تو مگر انہیں استعمال نہیں کیا - یہ مسلسل خاموشی سرویوں کے طرف سے غیر معمولی تھی' اور آبادی میں سخت خوف و پریشانی پیدا کر رہی تھی - کیا اسلیے کہ توپچیوں کی کمی تھی یا سامان جنگ کی ؟ کوئی نہیں کہسکتا - مگر میرے نزدیک دوسری صورت تھی

اسٹیم رولر کا جمود

روس کو اپنی وسعت کے اعلان میں جو مخصوص قابلیت حاصل ہے' وہ جنگ کریمیا کے زمانے سے دنیا کو معلوم ہے جبکہ انگلستان' روس کی [illegible] کی متعدد فوجیں ابھی [illegible] کے اردن [illegible] روسی قلعوں کو [illegible] نہیں' مگر عین اسی وقت [illegible] [illegible] کے [illegible] کہ عمائد فوج کے ایک ایک [illegible] کے دشمن کے [illegible]

[illegible]

[illegible] اور ۸۰ ہزار جرمن [illegible]

[illegible]

[illegible] ۸۰ [illegible] ہے ؟

ساتھ دن پورے نہ ہوئے تھے - روس نے آسٹریا کو درہم برہم کردیا' سرویا نے اسکی بوٹیاں نوچ لیں - مانٹی نگرو بھی روز سراجیو کے پاس دھاوا کیا جاتا ہے - ایک لاکھ آسٹرین قیدیوں کو روز دو لاکھ [illegible] روس [illegible] رہا ہے - تعجب ہے کہ ابتک کوئی فیصلہ کن [illegible] نہ نکلا -

روس ابتک رہی کلاشنا کے کوشوں میں بیان کیا جاتا ہے' سرویا اپنے ملک کے ۱۲ میل اندر لڑ رہی ہے' مانٹی نیگرو سراجیو [illegible] نہیں - جرمنی کے روسی پولینڈ میں بڑھنے کی خبریں آرہی ہیں مگر روسی افواج کے جرمنی کے اندر [illegible] [illegible] نہیں چلتا کہ [illegible] کی طرف پیش قدمی ہوئی ؟

[illegible] کہ اگر اندرون پریس کے دفتر بھی [illegible] اور اکثر [illegible] ہیں [illegible] اور ڈیلی [illegible] آف انڈیا کے [illegible] شائع ہوتے ہیں -

ہم سمجھتے ہیں کہ اگر [illegible] پریس بجاے روس کی ایسی خبروں کو بھی [illegible] کے حوالے کردیا کرے تو بہتر ہے' کیونکہ [illegible] سے [illegible] روسی خبروں کے اعلان سے [illegible] کے مقاصد کو نقصان پہونچتا ہے -

مذاکرۂ علمیہ

بحری سرنگیں

موجودہ جنگ کے تمام عظیم الشان معرکے خشکی پر ہوئے ہیں، اسلیے اگر اس جنگ کو مجموعی حیثیت سے بری جنگ کہا جائے تو بیجا نہوگا -

لیکن اگر روے زمین پر ہنگامہ کارزار برپا رہا ہے تو سطح آب کا سکون و قرار بھی قائم نہیں رہا یعنی اگر بلجیم، فرانس، گلیشیا اور مشرقی پروشیا کی سرزمینیں انسان پاش اور قلعہ شکن توپوں کی ہولناک آتشباری، پانی کی طرح بہنے والے انسانی خون کے سیلاب، مقتولین کی لاشوں کے بلند انبار، اور دم توڑنے والے مجروحین کی کراہت اور تلملاہٹ سے یکسر اقلیم موت و ہلاکت بنی ہیں، تو بحر شمال، بحر بالٹک، اور چینی سمندروں میں بھی جنگی جہازوں کے حملہ و مدافعت، فرار و تعاقب کبھی زیر آب روپوشی اور کبھی سطح آب پر رونمائی سے ایک طوفان و تلاطم اٹھتا رہا ہے -

ان بحری معرکوں میں زیر آب سرنگوں نے نمایاں حصہ لیا ہے -

زیر آب یا بحری سرنگیں کوئی نو ایجاد شے نہیں، مگر انکے مہلک اتلاف و ہلاکت آفرینی کا حقیقی اعتراف گذشتہ چند سالوں ہی میں ہوا ہے -

اگر آپ اس اعتراف کا سراغ لگانا چاہتے ہیں تو آپ کو تاریخ حروب میں جنگ روس و جاپان کا باب نکالنا چاہیے - اس جنگ میں جاپانیوں نے جس آلہ سے سب سے زیادہ روسی جہازوں کو غرق کیا تھا وہ یہی بحری سرنگیں تھیں -

ایشیا جسکو یورپ اپنے غرور طاقت کے نشہ میں کمزور اور حقیر سمجھتا تھا جب اسکی نو خیز قوم نے یورپ کی ایک بڑی باجبروت و صولت سلطنت کو اسقدر ذلت آمیز اور شرمناک شکست دی، اور یورپ کو یہ معلوم ہوا کہ اس جنگ کے بحری معرکوں میں زیر آب سرنگوں نے نمایاں دور تمثیل کیا ہے، تو انکے جنگی حلقوں میں بحری سرنگوں کے متعلق دلچسپی کی ایک عام لہر دوڑ گئی، اور ہر سلطنت میں سرگرمی و مستعدی کے ساتھ تجربے ہونے لگے -

جنگ جاپان و روس سے پہلے بحری سرنگوں کے متعلق انکی ہر معتاج ترقی و اصلاح تھی - ان میں اولین نقص تو یہ تھا کہ وہ محفوظ نہ تھیں یعنی جسطرح کہ وہ دشمن کے جہازوں کے لیے سرچشمہ ہلاکت و بربادی تھیں اسیطرح وہ اپنے جہازوں کے لیے بھی خطرناک اور غیر مامون تھیں، اور سرنگوں کے بچھانے کے بعد راستہ دشمن کے جہازوں کے لیے بند ہو جاتا تھا - تو اپنے جہازوں کے لیے بھی کھلا نہیں رہتا تھا - کیونکہ اگر مخالف جہازوں کے لیے سرنگوں پر سے گذرنا موت و ہلاکت کے منہ میں جانا تھا تو خود اپنے جہازوں کا اسطرف سے نکلنا بھی اپنے ہاتھ سے اپنے آپ کو گرداب ہلاکت میں ڈالنے سے کم نہ تھا - غرض اسوقت تک وہ مفید تھیں، مگر جسقدر مفید تھیں اسیقدر مضر بھی تھیں - اور گو وہ حصار مدافعت تھیں، مگر اسکے ساتھ ہی سنگ راہ بھی تھیں -

دوسرا نقص یہ تھا اور یہ پہلے نقص سے کم سنگین نہ تھا کہ انکے نشانہ کی صحت قابل اعتماد نہ تھی - وہ جہازوں کو غرق کرتی تھیں، مگر جب کہ سرنگوں کو چلانے والا انہیں چلاتا تھا تو وہ اسوقت اپنے شکار میں کامیابی کے لیے سرنگوں کی صحت اور اپنی مشاقی سے زیادہ بخت و اتفاق کی مساعدت سے توقع رکھتا تھا

ان دونوں نقائص سے شدید تر نقص، جس وجہ سے اسوقت تک ان سرنگوں کی قدر و قیمت بہت کم سمجھی جاتی تھی یہ تھا کہ انکی تاثیر و کارفرمائی ناتمام تھی - اسوقت تک یہ بالکل ممکن تھا کہ جہاز سرنگوں پر سے گزرے سرنگیں چلائی جائیں، نشانہ بہدف ہو، جہاز زخمی ہو، مگر غرق نہ ہو کیونکہ یہ نقصان اتنا شدید نہیں ہوتا تھا کہ اسکے بعد غرقابی ناگزیر ہو!

جنگ روس و جاپان کے بعد جو تجربے ہوئے انکا محور یہی تینوں نقص تھے -

* * *

مشرق اقصی میں جب ان سرنگوں کو اسقدر نمایاں کامیابی ہوئی تو مسرس ونارس نے جنکا مقصد وحید بحری جنگ کے تمام ضروریات کی فراہمی ہے، اس خوفناک و ہلاکت آفریں آلہ پر توجہ مبذول کی، جسکے نہایت دلچسپ اور مفید نتائج نکلے -

بحری سرنگوں کی ساخت میں تین امور سب سے زیادہ اہم تھے:

(۱) سرنگ کا آتشبار حصہ اسطرح بنایا جائے کہ ایک طرف تو گزرنے والے جہاز کی حرکت کا خفیف ترین صدمہ اسکو مشتعل کردے، اور دوسری طرف سرنگوں میں قبل از وقت یا پانی میں اتارتے وقت آگ نہ لگنے پائے -

(۲) جس قدر پانی میں کہ سرنگیں غرق رہیں، اسکا عمق اور متعین اور دائمی ہو یعنی جسقدر عمق پر کہ ہم سرنگ کو رکھنا چاہیں اسیقدر عمق پر وہ برابر قائم رہے -

(۳) اگر ایک سرنگ چلائی جائے تو یہ نہ ہو کہ اسکی وجہ سے اور سرنگیں بھی بلا ضرورت محض اس سرنگ کی وجہ سے مشتعل ہوجائیں کیونکہ اس صورت میں انکا تعدد بیکار ہوجائیگا -

یہ تینوں امور اگرچہ اہم تھے، مگر جسقدر اہم تھے اسیقدر دشوار بھی تھے، لیکن بالاخر تجربات نے اس مشکل کو آسان کردیا، اور مسرس ونارس کی سرنگوں میں یہ تینوں امور ملحوظ رکھے گئے ہیں -

* * *

مسرس ونارس کی سرنگ (دیکھیے تصویر سرنگ) ایک کرہ نما مستدیر سرنگ ہوتی ہے، اسمیں ایک لیور ہوتا ہے جو سرنگ کے حلقہ کے باہر نکلا رہتا ہے - جب جہاز سرنگوں سے آکے ٹکراتا ہے، تو یہ لیور اپنی جگہہ سے ایک طرف جھککے جہاز کے نچلے (جسکو انگریزی میں ہل کہتے ہیں) کے برابر دوڑتا ہوا آگے بڑھجاتا ہے - لیور کے اس انتقال مکانی سے سرنگ کا آتشبار

پرزہ (جسکو انگریزي میں " فالرنگ جي ار " کہتے هیں) لیور کي گرفت سے آزاد هو جاتا هے -

لیور ایک کماني پر تهمے هوے تکلےکی رجهہ سے مقفل رهتا هے- اس تکلے کو انگریزي میں اسپرنگ سپور ٹیڈ اسپنڈل کہتے هیں) اسکا مفاد یہ هے کہ جب لیور اپني جگہہ سے هٹے' تو اس تکلے اور کماني کي رجهہ سے پورے زور کے ساتهہ هٹے کیونکہ یہ قاعدہ هے کہ جب ایک شے دبی هوئی هوتي هے ' اور وہ اپني جگهہ سے حرکت کرتي هے تو زور کے ساتهہ چلتي هے - کماني اس قوت و سرعت میں مزید اضافہ کرتی هے -

لیور اور اسکے اورپرزے سرنگ کے پیندے میں جڑے هوئے هیں- یہاں ایک پرزہ هوتا هے جس پر تصویرمیں حرف "B" بنا هوا هے' اسکو انگریزي میں اسٹاپ یعنے روکنے والا پرزہ کہتے هیں - جہاز جب سرنگ سے ٹکراتا هے تو ایک قوس نما پرزہ کی وساطت سے اس تصادم کا اثر اس اسٹاپ پڑتا هے - یہ پیچهے هٹتا هے اور اسوقت سرنگ آتشبار هوتي هے - جب تک یہ پیچهے نہیں هٹتا سرنگ سے ایک شرارہ نہیں نکلسکتا -

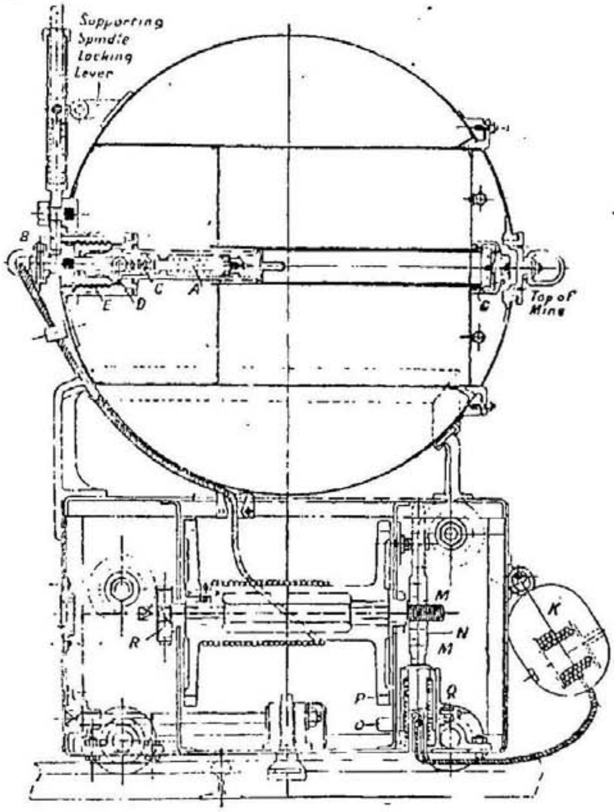

آتشبار پرزہ یعنے فالرنگ جي ار مقفل نہیں رهتا - تصویر میں آپ اس حصہ کو دیکهیں جہاں حرف " A " بنا هے - یہ بهي ایک تکلا هے اسکو انگریزي میں اسٹرائکر اسپنڈل یعني مارنے والا تکلا کہتے هیں - اسکا سرا اندر سے مجوف هے - اسکے قریب هي " C " هے - " C " کا سرا صلیب نما' خار دار اور باهر کے جانب نکلا هوا هے - اسکے هر کنارے کي شکل ایسي هے کہ اس " A " کے مجوف سرے کے بالکل ٹهیک بیٹهہ جاتا هے - جب یہ صلیب نما خار دار سرا آگے کے جانب نکلتا هے ' تو اسکے کنارے اس وسیع حصہ میں چلے جاتے هیں ' جس پر تصویر میں " D " بني هوئي هے - ان کناروں کے هٹنے سے تکلا " A " آزاد هوجاتا هے - ایک کماني اس تکلے کو دباتي هے اور یہ " ڈیٹونٹر " سے آگے زور سے اُچهلتا هے - " ڈیٹونٹر " وہ حصہ هے جہاں آتشگیر مادہ رهتا هے " E " کے قریب ایک لچکدار جوڑ هے - کا اسلیے هے کہ پانی کے تموج کا اثر آتشبار مشن پر نہ پڑے -

يوم التغابن !

جنگ احتساب و روایت !

فاقبل بعضهم على بعض يتلاومون - قالوا يا ويلنا انا كنا طاغين !

هم بغیر کسي ذاتي نظر و نقد کے صرف اس طول طویل سرگذشت کا ترجمہ درج کردینا کافي سمجهتے هیں' جو لنڈن ٹائمز کے هولناک " مراسلۂ امیڈس " کے متعلق ولایت کی پچهلي ڈاک میں آئي هے :

به آب رنگ و خال و خط چه حاجت روے زیبا را

اس سرگذشت میں اهل نظر کیلیے بہت سي ضمنی بصیرتیں بهی هیں اگر چشم تفکر سے کام لیں :

میں ابهي چشم غرق ذو الزام خاک دوں
تیري نگاہ شرم سے کیا کچهہ عیاں نہیں ؟

ضمناً اس واقعہ سے انگلستان کے پریس کي جو قاهرانہ و فرمانروایانہ طاقت ظاهر هوتي هے وہ سب سے زیادہ قابل غور هے - همیں اس سے کوئي بحث نہیں کہ ٹائمز کے مراسلہ نگار کا بیان صحیح تها یا غلط ؟ جب اولیاء حکومت نے باقاعدہ اسکي تغلیط کردي هے تو اُسے غلط هي تسلیم کرنا چاهیے - لیکن قابل غور امر یہ هے کہ لنڈن ٹائمز کو تغلیط کے بعد بهي اپنے مراسلے کی صحت پر اصرار رها' اور تمام پارلیمنٹ اسکي مقاومت کیلیے اٹهہ کهڑا هوا ' تاهم هنگامۂ زبان و قلم کے سوا اور کوئي کارروائي نہ کي جاسکي !

اصل یہ هے کہ جن متمدن ممالک میں حریت صحافۃ اپنی ابتدائی ابتلاؤں سے گذر چکي هے ' وهاں پریس بجاے خود ایک فرماں روایانہ قوت هے - حکومت اس سے مساویانہ جنگ کرتي هے مگر اسکي مالک و حکمراں نہیں هوسکتی -

اسي طرح مسٹر ایف - ای - اسمتهہ کا پوزیشن بهي اس سرگذشت میں خصوصیت کے ساتهہ قابل توجہ هے - وہ صرف اسي کام کے لیے منتصب کیے گئے هیں کہ اخبار و مراسلات جنگ کا احتساب کریں - تاهم اس معاملے میں وہ خود مدعي اور ذمہ دار بن گئے هیں - انهوں نے ترمیم و اضافے کے بعد مراسلے کي اشاعت کو ناقابل اعتراض سمجها : کیونکہ بقول انکے " سچائي سے بالکل منهہ موڑ لینا بهی مناسب نہیں " !!

پبلک کے نائبین نے اس موقعہ پر پارلیمنٹ میں (باوجود زمانۂ جنگ) جو اظہارات کیے ' انسے اندازہ کیا جاسکتا هے کہ " آزاد ممالک " کے افکار و طبائع کا کیا حال هوتا هے ' اور انکے محسوسات اُن لوگوں سے کس قدر مختلف هوتے هیں جو اس عالم سے دور هیں ؟

اطلاع

(١) ٢٣ ستمبر کے الهلال میں مقالہ افتتاحیہ شائع نہیں هوسکا لہذا صفحہ ٥ کے بعد صفحہ ٩ پڑهنا چاهیے - امید کہ احباب کرام مزید تفتیش کي تکلیف نہ فرمائینگے -

(٢) جلد پنجم کے تین نمبر یعني ١٠' ١١' اور ١٢ موجود نہیں هیں اسلیے دفتر سردست ارسال سے معذور هے - جن اصحاب کو ان نمبروں کے موصول نہونیکی شکایت هے وہ تا اشاعت ثاني عدم تعمیل فرمایش کو معاف فرمائینگے -

منیجر

ایں زمیں را آسمانے دیگرست !

اب ہم اصل سرگذشت کی طرف متوجہ ہوتے ہیں جو فی الحقیقت قوۃ احتساب حکومت اور فن روایت و صحافۃ کی ایک تازہ ترین جنگ ہے :

(ہولناک مراسلہ امینس)

۳۰ - اگست کو لنڈن ٹائمز نے اپنے اتوار کے خاص نمبر میں ایک دہشت انگیز مراسلہ شائع کیا تھا جس پر پارلیمنٹ میں ایک سرگرم مباحثہ ہوا ' اور اس روش کی تقبیح کی گئی - نیز سرکاری دفتر اخبارات کے افسر اعلی مسٹر ایف - ای - اسمتھ - کے - سی ممبر پارلیمنٹ نے ایک اہم بیان شائع کیا -

ٹائمز نے اس ایڈیشن میں اپنے نامہ نگار متعینۂ امینس (فرانس) کے دو طویل تار شائع کیے تھے ' جن میں اس نقطہ کی طرف توجہ دلائی گئی تھی کہ " فرانس میں انگریزی فوج عملاً نیست و نابود ہوگئی ہے "

اس نامہ نگار نے لکھا تھا کہ " یہ ایک غمناک داستان ہے - جو خدا کرتا کہ مجھے نہ لکھنی پڑتی - لیکن کیا کیجیے کہ اب اخفاء کا وقت کا نہیں رہا " آگے چلکے اس نے شکستہ فوج کی آوارہ گرد ' متفرق شدہ ' اور شکستہ دستوں کے ٹکڑوں " کا تذکرہ کیا تھا ' جن میں سے بعض کے افسر تو " قریباً بالکل ہی کام آگئے تھے " اس مضمون کا اثر پڑھنے والوں پر یہ پڑا کہ فرانس میں انگریزی فوج پر نہایت ہی سخت مصیبت نازل ہوئی ہے - جسکی خبروں کو سرکاری محکمہ احتساب نے دبا دیا ہے -

بعد کی کارروائیوں سے معلوم ہوا کہ یہ بیان صحیح نہ تھا ' چنانچہ لارڈ کچنر نے دوسرے دن ایک سرکاری بیان شائع کیا جسمیں نامہ نگار کے بیانات کی سلسلہ وار تردید کی تھی -

(پارلیمنٹ میں بحث)

تاہم ٹائمز کی یہ رد شدہ داستان لنڈن اور اسکے مضافات میں وسیع پیمانہ پر پھیل گئی - ایک سخت ہیجان و اضطراب عام پیدا ہوگیا - زن و مرد کے جذبات کو انگریزی فوج کی مصیبت کے منظر سے سخت تکلیف ہوئی - اخبارات کے دفتروں میں اس ہولناک خبر کی تصدیق و ترمیم کے متعلق ٹیلیفون کے ذریعہ مضطربانہ استفسارات ہونے لگے - بالآخر پارلیمنٹ میں یہ مسئلہ ایک اہم موضوع ہوگیا اور " اسپیکر " کے کرسی پر بیٹھنے سے پہلے ہی یہ موضوع پیش کیا گیا - سب سے پہلے وزیر اعظم کھڑے ہوے اور انہوں نے کہا کہ اس بیان کی ذرا بھی تصدیق نہیں ہوئی ہے - انہوں نے متاسفانہ کہا کہ " اس بلند پایہ وطن پرستانہ خاموشی کی تعریف نہیں ہوسکتی جو انگریزی پریس نے دوران جنگ میں اختیار کی ہے ' مگر افسوس کہ ٹائمز کا یہ مضمون ایک تاسف انگیز استثناء ہے " انہوں نے اس امر کی طرف بھی اشارہ کیا کہ " اگر ایسی حرکت پھر ہوئی تو عجب نہیں کہ دار العوام (ہاوس آف کامنز) سے درخواست کرنی پڑے کہ وہ اسکے انسداد کیلیے کوئی سخت قانون وضع کرے "

دار الامراء (ہاوس آف لارڈز) میں لارڈ چانسلر نے بھی اسی قسم کے ملاحظات کیے - انہوں نے کہا کہ " میں اس خیال سے اتفاق کرتا ہوں کہ اگر اس قسم کے واقعات زیادہ پیش آے تو انکے انسداد کیلیے پارلیمنٹ سے مستثنی اختیارات کے حصول کیلیے کہنا پڑیگا "

مسٹر ایف - ای - اسمتھ

اسکے بعد سے حکومت نے حتی الامکان تفصیل وار مکمل شکل میں اطلاعات بہم پہنچانے کی تدبیر کی ہے - یعنی آیندہ روزانہ حوادث جنگ کے حالات بیان کیے جالینگے ' جو میدان جنگ سے براہ راست آئی ہوئی اطلاعات پر مبنی ہونگے ' اور جن سے پبلک کی جائز خواہش اطلاع کی تشفی اچھی طرح ہوسکیگی -

(الان حصحص الحق !)

اسی اثناء میں ٹائمز نے اپنے ہمرشتہ اخبار " ایوننگ نیوز " میں یہ کیفیت شایع کرالی !

" جو مراسلہ ٹائمز کے دفتر میں ہفتہ کی شام کو موصول ہوا تھا ' وہ ایک قابل اعتماد اور تجربہ کار مراسلہ نگار کے قلم کا لکھا ہوا ہے ' جو دنیا کے بہت سے حصوں میں معرکہ آرا رہچکا ہے ' اور اسلیے اسکے متعلق ذرا بھی امید نہیں کہ افواہوں کے فریب میں آجالیگا - چونکہ ٹائمز کے قلم تحریر (ایڈیٹوریل اسٹاف) نے لازمی طور پر سنجیدگی کے ساتھہ اسے قابل غور سمجھا ' اسلیے دفتر اخبارات کی ہدایت کے بموجب اسے دفتر اخبارات کے پاس بھیجدیا - اس نے اس مراسلہ کو واپس کرنے سے قبل تین گھنٹے تک اپنے پاس رکھا - جب وہ ٹائمز کے دفتر میں واپس آیا ہے تو اسکی حالت متغیر ہوچکی تھی - اسمیں سے وہ چند فقرے نکال دیے گئے تھے ' جن میں ہمارے مراسلہ نگار نے اپنے راستوں کا ذکر کیا تھا - تاہم افسر اعلی نے چند فقروں کا رواق کلام کیلیے اضافہ بھی کردیا تھا - نیز اسکے ساتھہ یہ اطلاع بھی دی تھی کہ اس نئی شکل میں مراسلہ کی اشاعت دفتر کو منظور ہے - ان حالات میں ٹائمز کے قلم تحریر نے (جو دفتر اخبارات کے فیصلہ پر حیرت زدہ اور اشاعت کے لیے انتظامی حیثیت سے غیر مستعد تھا) یہ نتیجہ نکالا کہ حکومت خود ہی چاہتی ہے کہ یہ مراسلہ شائع ہوجاے - اسلیے اس نے بے دریغ شائع کردیا "

(دارالعوام میں دوسرا مباحثہ)

اس تصریح کا یہ اثر ہوا کہ دارالعوام میں یہ مرحوم پھر تازہ ہوگیا - سر اے - ایچ مارکہم نے اس موقع کو دفتر اخبارات اور مسٹر اسمتھ پر اعتراض کرنے کا ایک فرصت بنا لیا - انہوں نے کہا :

" دفتر اخبارات پر بہت بڑی جواب دہی عائد ہوتی ہے ' جو صحیح اطلاعات کو دبا کے اور سچی خبروں کو چھپا کے نئے رنگروٹوں کے داخلے کو نقصان پہنچا رہا ہے - کیونکہ پبلک کو اس حالت کی سنگینی کا کوئی تخیل نہیں ہے جو اب میدان جنگ میں پیدا ہوگئی ہے - ملک کو ایک بڑے سپاہی کی حیثیت سے ارل کچنر پر کامل اعتماد ہے - مگر انکو پارلیمنٹری نظام جمہوریت سے تعلق نہیں رہا ہے ' اسلیے وہ چاہتے ہیں کہ تمام خبریں پبلک سے پوشیدہ رکھی جائیں - انکا یہ خیال قوم کی اس راے کے موافق نہیں ہے کہ جو کچھہ ہو رہا ہے اسکی اطلاع قوم کو ملنی چاہیے "

آخر میں سر مارکہم نے پھر اسپر زور دیا کہ مجلس وزارت کے کسی عضو کے انتظام میں دفتر اخبارات و اطلاعات جنگ دیدیا جاے - اولاً تین تربیت یافتہ صحافی (جرنلسٹ) اس کمیٹی میں شامل ہوں ' اور لارڈ رابرٹس اور لارڈ چارلس دسراس فورڈ سے درخواست کی جاے کہ وہ اس کمیٹی میں کام کریں -

مسٹر ایچ لاسن نے دفتر اخبارات کے افسر اعلی پر اس حملہ کو بہت غیر مناسب اور نہایت غلط معلومات پر مبنی خیال کیا - انہوں نے کہا کہ " مسٹر ایف - ای اسمتھ مشکلات اور موانع کے مقابلے

میں جوش ' طاقت ' اور دانائی کے ساتھہ معرکہ آرائی کررہے ہیں "

مسٹر ٹی - پی اوکونر نے چشمدید گواہی دی کہ ایک مشکل فرض کو مسٹر اسمتھہ نے نہایت خوبی سے ادا کیا ہے -

مسٹر پیٹو نے اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ جو اخبارات غلط یا دھشت انگیز خبریں شایع کریں انکے بند کرنے کے لیے ہوم سکریٹری کو اختیارات ملنا چاہئیں -

مسٹر رلیم نے خبروں کے دبانے کے موجودہ نظام کی مذمت کی اور اسپر زور دیا کہ گورنمنٹ ذمہ دار نامہ نگاران جنگ کو محاذ میں جانے دے - اس مشورے کے متعلق ہوم سکریٹری نے اعلان کیا ہے کہ موجودہ حالات میں جبکہ ہر شے دشمن کے بے خبر رہنے پر موقوف ہے اس پر عمل کرنا ناممکن ہے -

(مسٹر اسمتھہ کا بیان)

آخر میں مسٹر اسمتھہ دفتر اخبارات کی مدافعت اور یہ تسلیم کرنے کے لیے کھڑے ہوے کہ موجودہ نظام مکمل نہیں ہے ' اور یہ کہ اسمیں فوراً اہم ترمیمات ہونا چاہئیں - انہوں نے بیان کیا کہ دفتر اخبارات کی رہنمائی کا عہدہ انہوں نے طلب نہیں کیا تھا - اس عہدہ کی وجہ سے انہیں اتنے گھنٹے کام کرنا پڑتا ہے کہ اس سے پہلے انہیں کبھی اسکا اتفاق نہیں ہوا -

انہوں نے کہا کہ اب تک عہدۂ احتساب مثنی رہا ہے - (یعنی دو مقام پر خبروںکا احتساب ہوتا ہے) یہی واقعہ ہے جو تاروں کے ساتھہ یقیناً غیر مساوی طرز عمل کا ذمہ دار ہے - متعدد دفتروں میں ۸۰ یا ۹۰ تربیت یافتہ فوجی محتسب ہیں - یہ توقع کرنا ناممکن ہے کہ وہ سب کے سب ایک ہی نتیجہ پر پہنچینگے - اسکے بعد تار دفتر اخبارات کے پاس آتا ہے - اب یہ کوشش کی جارہی ہے کہ عہدہ احتساب کو شامل کرلیا جاے - پریس کے تار جو تمام دوسرے تاروں سے الگ رکھے جائیں گے ' ان کے متعلق جو کچھہ ہوگا وہ لندن کے مرکزی دفتر اخبارات ہی میں ہوگا - اس مرکزی دفتر میں ۲۰ محتسب ہونگے جو دفتر جنگ اور دفتر اخبارات سے نامہ و پیام رکھینگے - امید ہے کہ اسطرح ایک تار کو دو دفعہ احتساب کرنے کی ضرورت باقی نہیں رہیگی - "

اسکے بعد انہوں نے کہا :

" دفتر اخبارات میں امیر البحر اور دفتر جنگ کے افسر رہتے ہیں ' جو ہمہ وقت دفتر جنگ کے سوالات کے جواب دینے کے لیے مستعد رہتے ہیں ' اور جب کسی بلند پایہ جنگی پالیسی کے متعلق بحث ہوتی ہے تو براہ راست لارڈ کچنر کی ذاتی راے اور اوسکے اسباب دریافت کرلیتے ہیں -

مجھے پبلک کے فوائد کے متعلق امیر البحر یا دفتر جنگ سے کوئی ایسی اہم شے موصول نہیں ہوئی جو فوراً میں نے شائع نہ کردی ہو -

باقی رہا ٹائمز کا مضمون ' تو وہ اس حیثیت سے دفتر اخبارات میں بھیجا گیا تھا کہ یہ ایک ذمہ دار مراسلہ نگار کا لکھا ہوا ہے - میں نے خیال کیا کہ اگر اسکی ظاہری شکل سے قطع نظر کر لیا جاے تو ہر شخص کے لیے یہ بحث کرنا مشکل ہوگا کہ واقعات کو صحیح سمجھنے کے بعد بھی میں اگر اس مراسلت کو روک لیتا تو بیجا نہ کرتا - اس مراسلت کو خود میں نے جانچا تھا اور بحری یا بری نقل و حرکت کے متعلق جسقدر حوالے اسمیں تھے ' وہ نکال ڈالے تھے -

اس مضمون کی اجازت کے متعلق میں پوری ذمہ داری اپنے اوپر لیتا ہوں - البتہ میں اسوقت خیال کرتاہوں کہ بہتر ہوتا ' اگر ٹائمز کے ایڈیٹر سے دریافت کر لیا گیا ہوتا کہ گو یہ مراسلت قواعد کے موافق ہے ' پھر بھی کیا اسکی اشاعت کو دانشمندانہ فعل سمجھتا ہے ؟

(اصل مراسلہ)

افسوس کہ اس مراسلہ کی نقل ہندوستان میں نہیں آئی ہے جو ٹائمز نے دفتر اخبارات کی کاٹ چھانٹ کے بعد شائع کیا تھا - ہمنے اس خلاصہ میں زیادہ تر اسٹیٹسمین کو پیش نظر رکھا ہے ' لیکن انگلشمین نے اس مراسلہ کا اقتباس نسبتاً زیادہ دیا ہے - ہم وہ مقتبسہ جملے نقل کردیتے ہیں :

" منتشر اور شکستہ ٹکرے ! دشمن برابر انکے سروں پر رہا ! چوتھے ڈویزن یعنی ۲۰ ہزار آدمیوں میں سے جسقدر لوگ بچے تھے اسی عالم میں وہ جنوب کیطرف چلدیے - ہمارے نقصانات بہت عظیم الشان ہیں - میں نے بہت سی رجمنٹوں کے ٹوٹے پھوٹے ٹکرے دیکھے ہیں - مجھے اس امر کا اعادہ کرنا چاہیے کہ نہ ڈسپلن کی ناکامی ہے اور نہ خوف و ہراس ہے - ہر ایک کا مزاج شیریں ہے اور گھبراہٹ ظاہر نہیں ہوتی -

ایک ٹولی ممکن ہے کہ اسمیں ایک درجن آدمی ہوں ' یا اس سے کم و بیش ' اس شخص کی کمان میں آئی جسکو انپر کمان کرنیکا حق تھا - آدمی کوچ کرتے کرتے چور ہوگئے ہیں ' اور بھوک کیوجہ سے انکو کمزور ہوجانا چاہیے - کیونکہ کوئی کمسریٹ ایسی حالت میں ساتھہ نہیں دیسکتا - تاہم وہ سرگرم اور ہشاش بشاش ہیں اور جب پہنچتے ہیں تو سیدھے اعلی افسر کے پاس آتے ہیں - اپنے آپکو پیش کرتے ہیں ' اور اپنے ریجمنٹ کی خبریں دریافت کرتے ہیں -

میں دو آدمیوں سے ملا جنہوں نے ایسی ہی سرگذشتیں بیان کیں - ایک شخص نے جلدی سے سلام کرکے کہا : " جناب ! بری طرح سب ٹکڑے ٹکڑے کردیے گئے " دوسرے نے کہا جناب ! مجھے خوف ہے کہ شدید نقصان ہوا " -

بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ ہر ڈویژن شریک کار رہا - بعض بعض ریجمنٹوں کے تمام افسر کام آگئے - ریجمنٹ ٹکڑے ٹکڑے ہوگئے مگر اچھی ڈسپلن اور عمدہ اسپرٹ نے ان ٹکڑوں کو یکجا رکھا "

مراسلہ نگار اپنے مضمون کو اسپر ختم کرتا ہے :

" خلاصہ یہ کہ جرمنی کی پہلی کوشش کامیاب ہوگئی ! ہمکو اس واقعہ کا سامنا کرنا چاہیے کہ انگریزی فوجی مہم کا خوفناک نقصان ہوا ہے ' جسے بدقسمتی سے جرمنی کی ضرب کا زیادہ بوجھہ برداشت کرنا پڑا ہے - اسے فوراً بہت زیادہ کمک کی ضرورت ہے - درحقیقت انگریزی فوجی مہم نے لازوال عظمت حاصل کی ہے لیکن اسے ضرورت ہے آدمیوںکی ! آدمیوں ! ہاں اور مزید آدمیوں کی !

پیرس کا محاصرہ امکان کے میدان سے خارج نہیں کہا جاسکتا - ہمیں کمک کی ضرورت ہے اور اسپورٹ ضرورت ہے - آیا جرمن جنرل اسٹاف کے چیف کے پاس نقصانات کے شمار کے بعد بھی اتنے آدمی بچینگے جو کامیابی کی امید کیساتھہ مزید حملے کیلیے کافی ہوں ؟ اسمیں شک ہے ! فوج نے ایک عظیم الشان کوشش اور غیر معمولی سرعت کیساتھہ نقل و حرکت کی ہے "

(قیاس کہتا ہے کہ اس مضمون کے خط کشیدہ سطور دفتر اخبارات کے وہ اضافے ہیں ' جنکا ذکر ٹائمز نے اپنے جواب میں کیا ہے - کیونکہ ربط بیان کے لحاظ سے وہ بالکل ناموزوں اور بے موقع ہیں)

(مسٹر اسمتھہ کا پرایوٹ خط)

مسٹر اسمتھہ کی تقریر کے دوسرے دن ٹائمز نے انکی تقریر پر تنقید کی ' کیونکہ مسٹر اسمتھہ نے اس مراسلے کا پورا مضمون نہیں بیان کیا تھا - ٹائمز کو انہوں نے پروف واپس کیا تھا تو اسکے ساتھہ ایک خط بھی بھیجا تھا جسکے سرے پر " پرائیویٹ " لکھا تھا - لیکن اسکا انہوں نے کچھہ ذکر نہیں کیا -

ٹائمز نے مسٹر اسمتھہ کے پرائیوٹ خط کا چھاپنا خلاف متانت و سنجیدگی سمجھا ' لیکن " ڈیلی میل " نے اسکا کچھہ خیال نہ کیا اور خط کو بجنسہ چھاپدیا ' جو یہ ہے :

" ہمیں افسوس ہے کہ ہمنے آپ کے مراسلہ نگار کے مضمون کو بجنسہ شائع کرنیکی اجازت نہ دی ' مگر ہمارے لیے یہ امر قابل لحاظ تھا کہ فوج کی موجودہ حالت کو پبلک کے سامنے لانا بالکل غیر مناسب ہے - اس مراسلے میں آپ جسقدر ترمیم و تنسیخ چاہتے ہیں ' وہ اس سے بہت ہی کم ہے جسکی دفتر جنگ نے ہمیں اجازت دی ہے - لیکن ہمارے خیال میں سچائی سے بالکلیہ منھہ موڑ لینا بھی مناسب نہیں "

مسٹر اسمتھہ نے یہ بھی لکھا تھا :

" انگلینڈ کو چاہیے کہ وہ موجودہ حالت کو محسوس کرے اور فوراً محسوس کرے - اسکو کمک پر کمک بھیجنا چاہیے - کیا یہ بہتر ہے کہ دلیر فوج صرف دشمن کی زیادتیٔ تعداد سے شکست کھا جاے ؟ اور یہاں کے باشندے گھروں میں بیٹھے ہوے " گولف " اور " کریکٹ " کھیلا کریں ؟ ہمیں سپاہیوں کی ضرورت ہے اور فوراً ضرورت ہے "

(دفتر اخبارات کا اعلان)

ٹائمز کے مضمون کے شائع ہونے پر دفتر اخبارات نے حسب ذیل اعلان شائع کیا :

دفتر اخبارات سرکاری طور پر فوج کی لڑائیوں کی حالت بیان کرتا ہے - یہ اعلان جو نہایت ہی ہوشیاری اور صحت کے ساتھہ لکھا گیا ہے موجودہ حالت کی پوری تصویر کھینچتا ہے - دفتر نے مناسب نہیں سمجھا کہ جنگی مراسلہ نگاروں کے بیان کو چھپنے دے' تا وقتیکہ ان مراسلات سے فوج کے قیام اور دوسری جنگی کارروائیوں پر روشنی نہ پڑتی ہو - خبریں نہایت ہوشیاری کے ساتھہ چھاپی جائیں کیونکہ مراسلہ نگار مقام جنگ پر موجود نہیں رہتے' اور انکو خبریں دوسروں سے ملتی ہیں جنکو خود بھی پوری واقفیت نہیں ہوتی " -

(لارڈ کچھنر کی رپورٹ)

لارڈ کچھنر نے فوج کے حالات حسب ذیل الفاظ میں بیان کیے :

" اگرچہ سر جان فرنچ کا کوئی رسمی مراسلہ چند دنوں سے نہیں آیا ہے' تاہم انگریزی فوج کی کارروائیوں کا پتہ لگتا ہے "

لڑائی ۴ دن تک (۲۳ سے ۲۶ تک) جاری رہی - اس اثنا میں انگریزی فوج فرانسیسی فوج کے ساتھہ ملکے جرمن کو پیشقدمی سے روکتی رہی - گو اس اثناء میں متعدد افواج او عقب کے دفاعی خط پر چلا آنا پڑا - یکشنبہ کو " مونس " میں جنگ شروع ہوئی - جرمنوں نے پر زور حملے کیے' لیکن ہمیشہ پسپا کردیے گئے - دوشنبہ (۲۴ - اگست) کو ایک کثیر فوج نے یہ ارادہ کیا کہ انگریزی فوج کو پیچھے ہٹنے نہ دے اور " موبیوژ " کے قلعہ میں داخل ہونے پر مجبور کردے - لیکن انگریزی فوج کے استقلال نے جرمن کو اس ارادہ میں کامیاب ہونے نہ دیا - انگریزی فوج ۲۵ کو بھی پیچھے ہٹتی رہی - اگرچہ جنگ جاری تھی اور اس روز کیمبرے اور لیکیٹو کے خط پر آ پہونچی - ارادہ تھا کہ ۲۶ کی صبح کو پھر واپسی کا حکم دیا جاے - مگر جرمن کے ۵ دستوں نے اسپر حملہ کیا - یہ ۵ دستے اسقدر نزدیک تھے' اور حملہ اس قدر خونریز تھا کہ شام تک واپس جانے کا موقع نہ ملسکا - اس دن (۲۶ - اگست) کی جنگ نہایت ہی سخت اور ہولناک تھی - ہماری فوج دلیرانہ مدافعت کرتی رہی - اگرچہ فوج تعداد میں بہت کم تھی -

آخر کار ہماری فوج خوش ترتیبی کے ساتھہ دشمن سے بچ نکلی - گو کثیر نقصانات کا متحمل ہونا پڑا - توپ کے نہایت سخت حملے کا سامنا ہوا - دشمن بعض ان توپوں کے جنکے گھوڑے مر گئے تھے' کسی اور توپ پر قابض نہوسکے - سر جان فرنچ کا تخمینہ ہے کہ ۲۳ - اگست سے ۲۶ - اگست تک ہمارے نقصانات ۵۰۰۰ اور ۶۰۰۰ کے درمیان ہیں' اور دشمن کے نقصانات ہمارے نقصانات سے کہیں زیادہ ہیں -

" مثلاً سر جان فرنچ کہتے ہیں کہ ۲۶ کو " لینڈ ریسس " میں جرمنی پیدل فوج اس قدر باہم ملی ہوئی کوچ کررہی تھی کہ جب شہر میں داخل ہوئے تو سڑک پر مطلق جگہہ باقی نہیں رہی - شہر کے دوسرے جانب سے ہماری توپ خانوں نے ان پر گولہ باری شروع کردی ' جس کی وجہ سے اس فوج کا اگلا حصہ بالکل تباہ ہوگیا - صرف سڑک ہی پر ۸۰۰ یا ۹۰۰ جرمن مقتول و مجروح پڑے تھے - دوسری جگہہ جرمن مستحفظ سواروں کا دستہ' ہماری بارھویں پیادہ فوج پر حملہ آور ہوا - لیکن بے ترتیبی کے ساتھہ پسپا کردیا گیا - یہ چند مثالیں تھیں ورنہ اسی طرح تمام خطوط پر ہماری فوج نے نام پیدا کیا ہے ' اور جرمن نے اپنے اقدام کو بہت گراں قیمت پر خریدا ہے " -

" ۲۶ کے بعد سے انگریزی فوج کو پھر ستایا نہیں گیا - صرف سواروں سے ایک خفیف مقابلہ ہوا - انگریزی فوج نے اس اثنا میں اپنے کو پھر جنگ کے لیے طیار کرلیا ہے اور کمک بھی نقصانات سے دو چند پہونچ گئی ہے - توپیں بدل دی گئی ہیں ' اور اب فوج اسی ہمت اور استقلال سے نبرد آزما ہونے کے لیے طیار ہے " -

" آج کی خبر پھر حسب دلخواہ ہے - انگریزی سپاہ کو آج لڑنیکا موقع نہیں ملا' مگر فرانسیسی فوج نے دشمن کے اقدام کو میمنہ اور میسرہ پر روکدیا - سر جان فرنچ کی رپورٹ ہے کہ ۲۸ کو ہماری پانچویں سوار فوج نے جرمن سوار کا مقابلہ کیا - اور بارھویں لینسرس (نیزہ باز) اور " رائل اسکوٹس " نے دشمن کو بھگا دیا - مگر یہ یاد رکھنا چاہیے کہ فرانس کی لڑائیاں کتنی ہی بڑی کیوں نہوں مگر فوج کے صرف ایک ہی بازو کی لڑائیاں ہیں - ہمارے جنگی مقامات ایسے ہیں کہ ایک فیصلہ کن جنگ میں جرمنی کا خاتمہ ہوجائیگا - اگر انگریزی اور فرانسیسی افواج جو جرمن کی بہترین فوج سے مقابل ہیں' صرف دفاع ہی کرتی رہینگی تو بھی اسکا نتیجہ صرف ایک ہی ہوگا - " (یعنی جرمنی کی بالآخر ناکامی)

(ملاحظات)

(۱) اصل مراسلے میں جن لڑائیوں کے متعلق مسٹر اسمتھہ کے الفاظ میں " مبالغہ آمیز " اور سرکاری اعلان کی زبان میں " سر تاپا غلط " حالات بیان ایسے گئے تھے' اور پھر جنکی نسبت لارڈ کچھنر نے مندرجۂ صدر اعلان شائع کیا' وہ وہی عظیم الشان معرکے ہیں جو متعدد افواج اور جرمن افواج میں " مونس " سے شروع ہوکر " کیمبرے " تک ہوے' اور جنکے بعد جرمن سیلاب بلجیم سے فرانسیسی حدود میں آگیا - ۲۳ سے ۲۶ تک یہ معرکہ جاری رہا تھا -

(۲) لارڈ کچھنر کی یہ رپورٹ روزانہ تاروں میں ہم تک نہیں بھیجی گئی - اور اب میل میں آئی ہے - جو بیانات اسوقت یہاں شائع ہوے تھے' انسے یہ پھر بھی کسیقدر زیادہ واضح اور معترف ہے :

(۳) ٹائمز کے بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسنے خود بھی اس مراسلے کی اشاعت خلاف مصلحت سمجھی تھی' مگر مسٹر اسمتھہ کو یہ غلط فہمی ہوگئی کہ اصلی ضرورت کمک کی ہے - اس مراسلے کی اشاعت سے پبلک کو فوج میں داخل ہونیکی تحریک ہوگی - اگر یہ صورت نہوگئی ہوتی تو وہ اجازت نہ دیتے اور یہ تحریر بھی شائع نہوتی -